﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا*﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک ۲۵ اگست ۱۹۹۵ء شمارہ ۳۴

ہم آگے بڑھنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ۱۴۸ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور پھل پھول رہا ہے۔

۷ نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ، ۲۲۵۹ نئی جماعتوں، ۶۲۷ نئی مساجد اور متعدد نئے تبلیغی مراکز کا قیام۔

خدمت خلق اور تعلیمی و طبی خدمات کے علاوہ دعوت الی اللہ کی عالمی مہم کے شیریں ثمرات کا روح پرور بیان۔ دوران سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا افضال الٰہی کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر روداد)

ہفتہ ۲۹ جولائی کو جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا، پھر نظم کے بعد "ہستی باری تعالیٰ۔ قبولیت دعا کے آئینہ میں" کے موضوع پر انگریزی زبان میں مکرم طاہر سلبی صاحب ریجنل مبلغ بریڈفورڈ نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ نے انگریزی زبان میں "بنی نوع انسان پر حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور پھر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج برطانیہ نے اردو میں "سیرت حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔

۱۱:۳۵ منٹ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا اور براہ راست MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں دکھایا اور سنایا گیا۔ اس خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی پردہ کے موضوع پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ (حضور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)۔ شام چار بجے جلسہ کے تیسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم اردو کلام دو بنگالی بھائیوں نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

جس تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے اس تیزی سے مالی تقاضے بھی بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے جماعت ان آیات کی روشنی میں مالی قربانیوں میں بھی بڑھے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۸ اگست ۱۹۹۵ء)

لندن۔ (۱۸ اگست) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں مختلف آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے مالی قربانی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ مالی قربانی کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تلاوت کرنے والے اور نمازیں قائم کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ لوگ جب چھپ کر خرچ کرتے ہیں تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں اور یہ لوگ سب سے زیادہ اپنی تجارتوں کے پھل پاتے ہیں اور ان کا انفاق کبھی بھی نقصان میں نہیں رہتا۔ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہت بڑھا چڑھا کر جزا عطا فرماتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ بعض لوگ فطرۃً بھی خرچ کرتے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مختصرات کا کالم اپنے نام کے لحاظ سے مختصر تو ہوتا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں روحانی اور دینی معلومات کے ذخائر کا جو اشاریہ دیا جاتا ہے وہ بے حد مفید ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک دوست نے ذکر کیا کہ انہوں نے اس کالم سے مستقل بنیادوں پر فائدہ اٹھانے کا یہ طریقہ سوچا ہے کہ الفضل میں شائع ہونے والے ان کالموں کو کاٹ کر فائل میں محفوظ کرلوں اور بعد ازاں اس کا ایک مفصل انڈیکس بھی اپنے طور پر تیار کرلوں۔ یہ ایک اچھا خیال ہے جو ممکن ہے الفضل کے دیگر قارئین کو بھی پسند آئے اور سب کے لئے اس کالم سے استفادہ کا عمدہ ذریعہ ثابت ہو۔ یہ طریق ان احباب کے لئے خاص طور پر بہت مفید ہوگا جو حضور انور کی مجالس کی آڈیو/ویڈیو ٹیپ کا بھی پورا ریکارڈ رکھتے ہیں بصورت دیگر وہ حسب ضرورت قریبی مشن سے رابطہ کرکے مطلوبہ ٹیپ سن کر پوری تفاصیل سے آگاہی حاصل کرسکتے ہیں۔

ہفتہ ۵ اگست ۱۹۹۵ء

آج حسب معمول بچوں اور بچیوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے تکلفانہ مجلس ہوئی جس میں جلسہ سالانہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے بچوں نے شرکت کی اور حضور انور کے ارشاد پر مختلف نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

اتوار ۶ اگست ۱۹۹۵ء

آج حسب معمول انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ آج کی مجلس میں افریقہ کے مختلف ممالک سے آنے والے احمدی احباب نے شمولیت کی اور حضور انور سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جن کے جوابات حضور نے بیان فرمائے۔

★ بوسنیا کی تازہ ترین صورت حال پر حضور کا تبصرہ۔
★ تیمم کرنے کے وقت اگر پاک صاف مٹی نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے۔
★ قرآن مجید کی آیت کریمہ (سورۃ البقرہ آیت ۶۳) کی تفسیر۔ اس آیت میں جن یہود و نصاریٰ اور صابی افراد کا ذکر ہے وہ کس زمانہ کے لوگ ہیں؟
★ تبلیغی میدان میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ حکومتوں کے وزراء اور مقننہ کے معزز ممبران کو اسلام کا پیغام پہنچانا زیادہ مشکل ہے۔ اس کا کیا حل ہے؟
★ قرآن مجید کی آیت "لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق" کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟
★ افریقہ کی تکلیف دہ معاشی صورت حال کی اصل وجہ اور علاج سے متعلق سوال و جواب۔
★ سیرالیون کی موجودہ سیاسی صورتحال میں کیا سیرالیون کے مقامی احمدیوں کو "حب الوطن من الایمان" کے مطابق عملی طور پر جدوجہد میں شامل ہونا مناسب ہوگا؟ (جواباً حضور نے اپنی ایک خواب کے حوالہ سے تاکیدی ہدایت فرمائی کہ خدائی راہنمائی یہی ہے کہ سیرالیون کے احمدیوں کو ہرگز موجودہ حالات میں کسی ایک پارٹی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے اور کلیۃً غیر جانبدار رہنا چاہئے)
★ بعض غیر احمدی سوال کرتے ہیں کہ حضور انور براہ راست غیر احمدی علماء اور لیڈروں سے رابطہ کرکے مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کیوں نہیں کرتے؟
★ بعض فقہاء کا خیال ہے کہ جو بچہ رشتہ ازدواج کے بغیر پیدا ہو اس کو باپ کی وراثت سے محروم کردینا چاہئے جبکہ قرآن میں آتا ہے "لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" اسکی کیا وضاحت ہے؟

سوموار، منگل ۷ و ۸ اگست ۱۹۹۵ء

پروگرام کے مطابق ان دو دنوں میں ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاسوں کا انعقاد ہوا جو بالترتیب کلاس ۱۰۰ اور ۱۰۱ تھی۔

بدھ و جمعرات ۹، ۱۰ اگست ۱۹۹۵ء

حسب پروگرام ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاسز منعقد ہوئیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی آیات نمبر ۹۷ تا ۱۱۰ اور از آیت ۱۱۱ تا آخر سورہ کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری تشریح بیان فرمائی۔ بالترتیب یہ کلاسز ۳۰۳ و ۳۰۴ تھیں۔

جمعۃ المبارک ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء

معمول کے مطابق آج اردو میں عمومی سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر دیگر ممالک سے آنے والے احباب کے درج ذیل سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر پر

بقیہ (جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے شروع میں ان اشعار کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جس بےقراری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور اسکے حضور گریہ و زاری کی اس کی کچھ جھلک ان چند اشعار میں آپ نے سنی جو آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں مگر خاص قابل ذکر بات ان اشعار میں یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ دن رات دین کی محبت میں سلگ رہے تھے اور سراپا اللہ اور رسولؐ کی محبت میں کھوئے گئے تھے مگر طلب ہے کہ مٹتی نہیں اس لئے خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھے کچھ اور دے مجھے اور دیوانہ بنادے یہاں تک کہ دین کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔

حضور نے فرمایا یہ وہ دعائیں ہیں جو رحمت بن کر آج کل عالم میں جماعت احمدیہ پر برس رہی ہیں اور انہیں کا فیض ہے جو آج ہم اس اجتماع کی صورت میں دیکھ رہے ہیں جو کل عالم میں یکساں ایک وحدت کا نشان بن کر جماعت احمدیہ کا ایک ایسا سالانہ جلسہ بن گیا ہے جس میں شمال اور جنوب اور مشرق کے فرق مٹ گئے ہیں۔ وہ جو دعائیں یہاں سے اٹھ رہی ہیں وہ جاپان سے بھی اٹھ رہی ہیں۔ وہ امریکہ اور فجی اور نیوزی لینڈ سے بھی اٹھ رہی ہیں۔ افریقہ کے ممالک سے بھی بلند ہو رہی ہیں اور پاکستان اور ہندوستان کی سرزمین سے بھی۔

آج کل عالم میں یہ جلسہ واحد جلسہ ہے جسکی کوئی نظیر دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دے سکتی۔ اور کونسا جلسہ ہے جو اس طرح عالمی سطح پر منایا جارہا ہو۔ حضور نے اہل ربوہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں یہ عالم ہے کہ تمام تر احباب مرد، عورتیں، بڑے اور بچے ٹیلی ویژن کے سامنے آنکھیں لگائے اور دل فدا کئے بیٹھے ہیں اور کسی اور چیز کی حاجت محسوس نہیں کر رہے۔ دن رات یہی تذکرے اور انہی لمحوں کا انتظار ہے کہ کب ہم ٹیلی ویژن کے ذریعہ عالمی جلسہ میں شریک ہوسکیں۔ حضور نے فرمایا یہ عظیم معجزہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں ہی کا پھل ہے جسے ہم آج کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بےشمار سلام اور درود بھیجے ہمیشہ آپ کے درجات بلند کرتا رہے کیونکہ آج اسلام کو زندہ کرنے کے لئے جس پر خدائی نظر انتخاب پڑی وہ خدا تعالیٰ کی قسم مرزا غلام احمد آف قادیان تھا۔

حضور انور نے دوسرے روز کے اجلاس کے موضوع کی طرف آتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بےشمار فضل نازل ہورہے ہیں۔ ایسا حسن ہے جو آسمان سے اتر رہا ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ کیسے بیان کریں اور کیسے ترک کریں۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج احمدیت کے سفر پر سورج غروب نہیں ہوتا اور مسلسل حسن سے حسن میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۴۸ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور پھول پھل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت کا یہ سفر جو سو سال سے جاری ہے اب ایک ایسے دور میں داخل ہوگیا ہے جب تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ گذشتہ گیارہ سال میں جو میرا دور ہجرت ہے ۵۷ نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوچکے ہیں۔ دوران سال جو ممالک شامل ہوئے ہیں ان میں کمبوڈیا، ویتنام، لاؤس، میکیڈونیا، جمیکا، گرینیڈا اور EQUATORIAL GUINEA شامل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم رفیق چانن صاحب کا ذکر فرمایا جنہیں تھائی لینڈ میں اور قریبی دوسرے ممالک میں دعوت الی اللہ کے کام کو آگے بڑھانے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ایمان افروز واقعات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ آسمان سے تائید کے فرشتے اتار رہا ہے۔ رؤیا و کشوف کے ذریعہ جماعت کے لئے دلوں کو تیار کر رہا ہے۔ ایسی بہت سی مثالوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک خاتون نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے بزرگ آدمی ہیں جو ہاتھ میں سونٹی پکڑے ہوئے ہیں اور ایک تعمیر کی جانے والی مسجد کے قبلہ رخ کی طرف سے آ رہے ہیں۔ یہ بزرگ مسجد کا گیٹ کھول کر اندر جاتے ہیں تو ہم لوگ جو مسلمان ہیں ان کے پیچھے پیچھے اندر جاتے ہیں اور ہم سب ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ جو بدھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں وہ اندر آنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اندر نہیں آسکتے۔ جب ان کو تصاویر دکھائی گئیں کہ کیا ان میں وہ بزرگ موجود ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر اس نے بےاختیار کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے رؤیا میں میری رہنمائی فرمائی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ مختلف ملک، مختلف ممالک کے سپرد کئے گئے تھے۔ جس ملک نے بھی دیانتداری اور خلوص کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے فضلوں سے محروم نہیں رکھا۔ امریکہ کے سپرد جمیکا اور گریناڈا کئے گئے تھے۔ دونوں ممالک میں اللہ کے فضل سے امریکہ (شمالی و جنوبی) کی کوششوں سے جماعت قائم ہوچکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میکیڈونیا کا ملک یورپین ممالک کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں سب سے نمایاں کام کرنے کی توفیق جرمنی کی جماعت کو ملی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ قوم پنجاب سے تعلق رکھتی ہے۔ ان کی زبان میں پنجابی کے الفاظ کثرت سے ملتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے ان سے کہا کہ یہ تو وہی مشرقی پنجاب ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے خدا کی تقدیر ہے کہ دنیا کی حقیقی عالمی فتح خدا نے پنجاب کے اس امام کے ساتھ وابستہ کی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تمام دنیا کو دندناتا ہوا فتح کرے گا اور آپ کو خدا نے یورپ میں ایک پیش قدمی کرنے والے دستے کے طور پر بھیج رکھا ہے۔ اس بات سے ان کے دلوں میں بڑا ولولہ پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے سکندر اعظم کی فتح کیا ہے۔ ہم اسلام کے لئے دنیا اس طرح فتح کریں گے کہ سکندر اعظم کی فتوحات کی یاد ماند پڑ جائے گی۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے ان نیک ارادوں میں برکت دے اور انکی تائید فرمائے۔

حضور نے EQUATORIAL GUINEA کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مغربی افریقہ کا یہ ملک گیبون اور کیمرون کے درمیان واقع ہے۔ یہ نائیجیریا کی جماعت کے سپرد تھا۔ الحمدللہ کہ اب وہاں بھی جماعت قائم ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں امسال گوئٹے مالا مشن کے ذریعہ EL SALVADOR میں، کولمبیا مشن کے ذریعہ وینزویلا میں اور امریکہ کے ذریعہ پیرو میں کوششوں کا آغاز ہوا ہے لیکن ابھی معین کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں تک ملک وار نئی جماعتوں کے قیام کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال ۲۲۵۹ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اپریل ۸۴ء سے لے کر اب تک پاکستان کے علاوہ جماعتوں کی تعداد میں اللہ کے فضل سے ۵۶۱۷ کا اضافہ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں سیرالیون سرفہرست ہے پھر غانا، پھر بورکینا فاسو، پھر سینیگال اور پھر زائر کا نمبر ہے۔ سال رواں میں بھی جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے سرفہرست سیرالیون ہے۔ غانا دوسرے نمبر پر ہے۔ بورکینا فاسو تیسرے نمبر پر۔ بھارت جو اب بڑے جوش کے ساتھ اٹھ رہا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ تبلیغ میں آگے بڑھ رہا ہے اس کا چوتھا نمبر ہے اور سینیگال پانچویں نمبر پر آتا ہے۔

نئے علاقوں میں نفوذ

دوران سال نئے علاقوں میں نفوذ کے لحاظ سے بورکینا فاسو سرفہرست ہے اس نے ۲۶۰ نئے دیہات میں نفوذ کیا ہے۔ دوسرے نمبر پر بھارت ہے اسے ۲۱۶ مقامات پر جہاں پہلے احمدیت نہیں تھی وہاں احمدیت نافذ کرنے کی توفیق ملی ہے اور تیسرے نمبر پر آئیوری کوسٹ ہے۔

حضور نے فرمایا یہ معمولی اعداد و شمار نہیں ہیں۔ احمدیت کو مٹانے کی کتنی بڑی بڑی کوششیں کی گئیں۔ بڑی بڑی تعلیوں کے ساتھ بڑی بڑی طاقتیں اٹھی تھیں کہ ہم آئندہ چند سالوں میں احمدیت کو مٹاکر رکھ دیں گے۔ احمدیت کی خاک اڑادیں گے۔ ان لوگوں کی خاک اڑگئی۔ وہ صفحہ ہستی سے مٹادیئے گئے اور احمدیت ہے کہ دن بدن کل عالم میں پھیلتی جارہی ہے اور بڑھتی چلی جارہی ہے۔

مساجد کی تعداد میں اضافہ

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیہ مساجد کو گرایا گیا۔ ان پر تالے لگائے گئے۔ ان سب کو ملاکر ۲۵ - ۳۰ سے تعداد نہیں بڑھتی مگر صرف اس ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ۷۶۲ نئی مساجد عطا کی ہیں اور ۶۹۱ وہ مساجد ہیں جو نومبائعین کے ساتھ ہی ملی ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۱۹ مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یوگنڈا میں ایک گاؤں میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تو وہاں کے احمدیوں نے ایک چھوٹی سی مسجد بنائی جس کے مقابل پر غیر احمدیوں نے بھی ایک وسیع پختہ مسجد بنائی۔ وہ مسجد جب انہوں نے تعمیر کردی تو وہ سارے کا سارا علاقہ احمدی ہوگیا اور وہ مسجد بھی احمدیت کو مل گئی۔ ہندوستان میں بھی افریقہ کی طرز پر وسیع کامیابیاں نصیب ہورہی ہیں۔ صوبہ آندھرا پردیش کے امیر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ علاقہ وارنگل میں ایک گاؤں "وائنہ پالم" پورے کا پورا اجتماعی طور پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوگیا ہے اور ان کے ساتھ ایک بنی بنائی مسجد بھی جماعت کو مل گئی ہے۔

افریقہ میں نئے تبلیغی مراکز

حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں جہاں تک نئے تبلیغی مراکز کا تعلق ہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ۸۴ء تک افریقن ممالک کے تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۱۰۳ تھی۔ اب اللہ کے فضل سے یہ تعداد ۲۳۱ ہوگئی ہے۔

یورپین تبلیغی مراکز میں اضافہ

حضور نے فرمایا کہ یورپین تبلیغی مراکز میں بھی مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور اس پہلو سے جرمنی یورپ کے تمام دیگر ممالک کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور جو بھی جگہ وہ بناتے ہیں وہ دیکھتے دیکھتے چھوٹی ہوجاتی ہے اور اب جماعت جرمنی کو بڑی وسیع جگہ کی تلاش ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یورپ کے ممالک میں اس وقت تک باقاعدہ ۵۰ تبلیغی مراکز قائم ہوچکے ہیں اور تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ انگلستان میں بھی برمنگھم میں ۱۰۷۸ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ایک عمارت ملی ہے جس کا مسقف حصہ ۳۱۰۰۰ مربع فٹ ہے۔

امریکہ و کینیڈا کے تبلیغی مراکز

حضور نے فرمایا کہ امریکہ بھی تبلیغی مراکز کے اضافہ میں مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ کینیڈا بھی اس طرف اللہ کے فضل سے توجہ رکھتا ہے اور اب کینیڈا کے تبلیغی مراکز کی تعداد آٹھ ہوچکی ہے۔ اس میں تازہ ترین اضافہ وینکوور میں ہوا ہے۔ ایک سکول کی عمارت تقریباً ۹ لاکھ ڈالر میں خریدی گئی ہے اس کا رقبہ ۴ ایکڑ ہے۔ کیلگری میں بھی ایک کمپلیکس بن رہا ہے۔ مسس ساگا میں بھی اسی قسم کا ایک منصوبہ زیر غور ہے۔ اس وقت تک ہمارے باقاعدہ تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۵۲۵ ہے ۸۴ء تک ۲۸۷ تبلیغی مراکز تھے۔

مرکزی مبلغین اور لوکل معلمین

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیسائی دنیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے مبلغین کی تعداد اور اخراجات کے لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کی کوششوں کو ان کے مقابل پر ہزارواں حصہ بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جس طرح آٹے میں نمک ہوتا ہے اس سے بھی کم جماعت کی تعداد ہوگی مگر جہاں کوششوں میں کامیابی کا تعلق ہے خدا کے فضل سے یہ ساری کوششیں ایک طرف اور جماعت احمدیہ

کی اکیلی کوشش ایک طرف۔ اس کو خدا زیادہ رحمتوں کے پھل عطا کر رہا ہے اور دن بدن اسے غلبہ عطا کرتا چلا جارہا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے ۸۲۱ کل مرکزی مبلغین اور معلمین کام کر رہے ہیں جبکہ ۱۱ سال پہلے یہ تعداد صرف ۳۶۶ تھی۔ حضور نے فرمایا لیکن ایک فرق ہے جسے ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ہمارے ہاں معلم پر تبلیغ کی بنا نہیں ہے نہ مرکزی مبلغ پر نہ لوکل معلم پر۔ تبلیغ میں جو عظیم الشان ایک انقلاب برپا ہوا ہے وہ اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے خود اپنی جان کو تبلیغ میں جھونک رہے ہیں اور کامیابی کا سہرا دراصل دعوت الی اللہ کی تحریک پر ہے۔

ٹیلی ویژن، ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ اشاعت

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل آسمان سے نازل ہورہے ہیں وہ مختلف صورتوں میں نازل ہورہے ہیں اور ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم عالمی احسان ہے جس کے ذریعہ جماعت کے روابط بہت مضبوط ہوتے چلے جارہے ہیں اور جو روابط کمزور تھے وہ زندہ ہوتے چلے جارہے ہیں۔ نئے نئے ولولے جو میرے دل سے اٹھتے ہیں وہ آسمان سے تمام احمدی دلوں پر برس رہے ہیں اور خدا کے فضل سے ایک عظیم بیداری اور ہیجان کا عالم ہے۔ جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں ایم ٹی اے کو اس میں غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا ہوئی ہے اور اس پہلو سے جسوال برادران کا نام ہمیشہ تاریخ میں زندہ رہے گا اور ان میں سب سے زیادہ خدمت کرنے والا وفا کے ساتھ انکسار کے ساتھ سعید جسوال صاحب ہیں۔ ان کو، انکے بھائیوں اور سب مددگاروں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی ٹیم عطا کی ہے جس کے انچارج رفیق احمد حیات صاحب ہیں ان کے ساتھ بھی والنٹیئرز دن رات خدمت میں مصروف ہیں۔ ایسے احمدی طالبعلم ہیں جو کالجوں سے واپس آکر گھر نہیں جاتے سیدھا لندن مسجد میں ٹیلی ویژن کے کام کی خدمت کے لئے آ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کے والدین نے مجھے ملاقات کے دوران بتایا کہ ہم ہرگز شکوہ نہیں کر رہے۔ ہمارا دل خوب راضی ہے کہ ہمارے بیٹے کو خدا یہ خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ صرف یہ درخواست ہے کہ اس کو کہا کریں کہ کبھی کھانا بھی کھا لیا کرے۔ کہتے ہیں کہ گھر پر تو آتا نہیں کبھی۔ پتہ نہیں وہاں کھانے کا انتظام ہے بھی کہ نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پتہ چلا کہ بعض دفعہ وہ کھانے سے بےنیاز ہوکر بعض دفعہ گھنٹوں بعد تک کام میں مصروف رہتا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ سب دنیا کو کھانا جو کھلا رہے ہیں اس صورت میں بعض دفعہ انسان خود کھانے سے محروم رہ جاتا ہے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ ان کو آسمانی رزق عطا فرمائے۔ ایسا رزق جو دائمی ان کو قوت عطا فرماتا چلا جائے۔ اس دنیا کا بھی رزق خیر ہو اور آخرت کا بھی رزق خیر ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اس ٹیلی ویژن کے ذریعہ ایسی ایسی جگہ رابطہ ہو رہا ہے جہاں پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ مختلف ٹیلی ویژن کمپنیوں کی طرف سے بھی ہمارے ٹی وی میں دلچسپی بڑھ رہی ہے اور وہ ہمارے پروگرام ہماری اجازت سے اپنے ٹی وی پر دکھا رہے ہیں چنانچہ ناروے میں اس جلسہ کی کاروائی ٹی وی پر دکھائی گئی ہے۔

حضور نے ریڈیو کے ذریعہ پیغام کی اشاعت کے ذکر میں امیر صاحب گیمبیا کا تحریر کردہ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گیمبیا میں ایک قبیلہ "سراہولے" ہے جو بہت سخت مزاج ہے۔ مذہبی لحاظ سے بہت کٹر ہے۔ اس قبیلے میں سے ابھی تک ایک آدمی بھی احمدی نہیں ہوا تھا لیکن ریڈیو گیمبیا سے احمدیت کے پروگرام سن کر ان کا ایک صاحب رسوخ آدمی اچانک احمدیہ مشن پہنچا اور کہا کہ ریڈیو کے ذریعہ میں نے جو کاروائی سنی ہے میں حیران ہوگیا ہوں کہ اصل اسلام تو یہ احمدیت ہی ہے اس لئے مجھے لٹریچر دو اور مزید معلومات مہیا کرو۔ انہوں نے بیعت کی اور اب اس علاقہ کا ایک نوجوان وقف کرکے حاضر ہوگیا ہے اور معلم کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔

حضور نے مکرم رفیق حیات صاحب کے ساتھ طوعی کام کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے جو وقت کام کے لئے دیا وہ سالانہ وقت ۱۲۷۷۵ گھنٹے بنتا ہے۔ واقعتہً یہ بہت عظیم خدمت ہے مگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بےجزا نہیں رہنے دیتا۔

سعید جسوال صاحب کی ٹیم نے دوران سال مجموعی طور پر ۱۵۷۰۵ گھنٹے وقت دیا۔ حضور نے بتایا کہ اکثر معاونت کرنے والے طلباء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر ان طلباء کے وقت میں برکت دی اور کامیابیوں سے نوازا۔ حضور نے فرمایا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نیت سے جب آپ کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور برکتوں سے نوازے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے اپنی نوعیت کی ایک ہی عالمی ٹیلی ویژن سروس ہے جس سے تمام دنیا فیض پارہی ہے اور تمام دنیا حصہ بھی لے رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے لئے مختلف پروگراموں کی تیاری اور مختلف زبانوں میں تراجم سے متعلق تفصیل سے ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اس ضمن میں ایم ٹی اے پر جاری پروگرام "لقاء مع العرب" کے حوالہ سے مکرم محمد حلمی الشافعی صاحب کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جنہیں نہایت عمدگی سے عربی زبان میں ترجمہ کی توفیق مل رہی ہے اور یہ پروگرام دن بدن عربوں میں اور عرب ممالک میں مقبول ہوتا چلا جارہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ سکولوں کا جائزہ

حضور نے تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ افریقہ کے ۸ ممالک میں اس وقت ۳۴۹ سکول کام کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ سکول اعلیٰ معیار کے ہیں اور ان کا نیک اثر ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ ہسپتالوں کا جائزہ

حضور نے فرمایا کہ اس سکیم کے تحت اس وقت جماعت کے ۳۰ ہسپتال ۱۰ ممالک میں کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے ۲۸ ڈاکٹر صاحبان کام کررہے ہیں۔ بورکینا فاسو اور بینن میں ہسپتال کے قیام کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ سردست موبائیل ڈسپنسریز جاری کردی گئی ہیں۔ لائبیریا میں احمدیہ کلینک کا دوبارہ اجراء ہوا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے ہومیوپیتھک کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ ہومیو پیتھک ایک نظام صحت ہے جس میں عظیم خوبیاں موجود ہیں اور بہت ہی سستا علاج ہے۔ ایم ٹی اے پر جو ہومیوپیتھی کلاسز جاری ہیں ان سے کئی ایلوپیتھک ڈاکٹر بھی استفادہ کر رہے ہیں اور کئی ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی باقاعدگی سے یہ لیکچر سنتے ہیں۔ اسی سے مزید دلچسپی لیتے ہوئے کئی غیراحمدی پھر خطبے بھی سننے لگے اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر اسلام سیکھنا ہے تو احمدیت سے سیکھو اس کے سوا کہیں اسلام نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ علم دو ہی ہیں علم الابدان

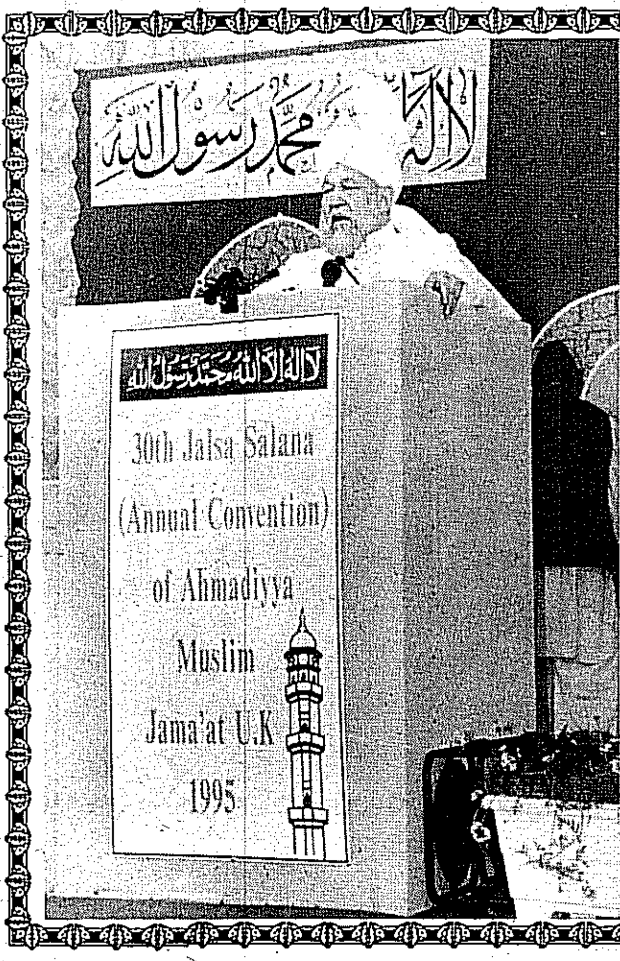

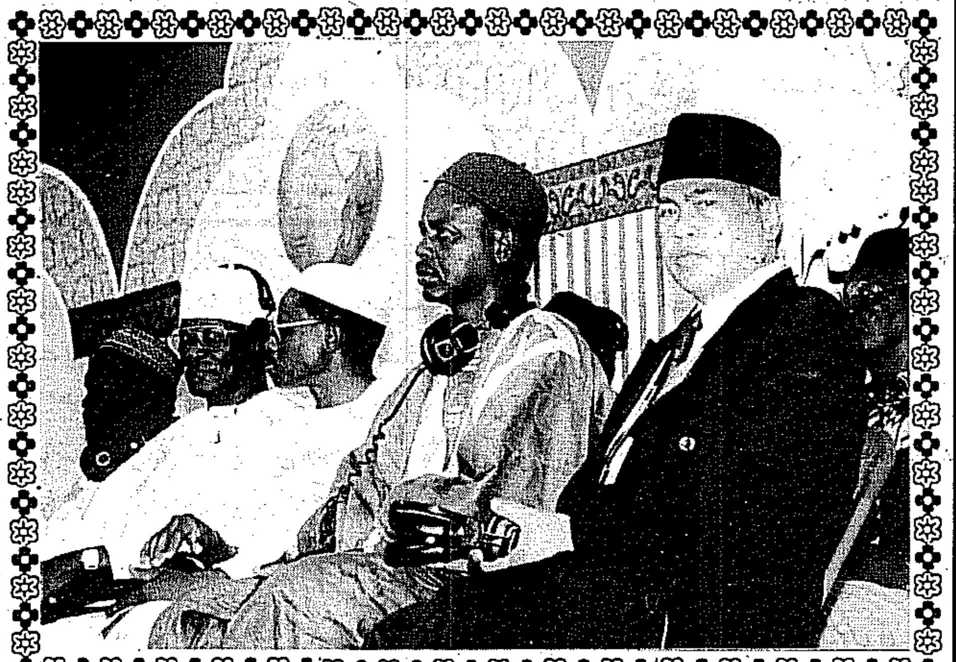

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء کے دوسرے روز کی چند تصویری جھلکیاں

اور علم الادیان۔ پس آج جماعت احمدیہ کو ان دونوں علوم پر بادشاہی عطا ہوئی ہے اور یہ بادشاہی یہ روحانی سلطنت جو روحانی شفا سے تعلق رکھتی ہے یا بدنی شفا سے تعلق رکھتی ہے اب اس پر جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے فائز فرمایا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اب اس کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیں ہومیوپیتھک لیکچرز کے مختلف زبانوں میں اچھے تراجم کی ضرورت ہے تاکہ ہر جگہ چھوٹے چھوٹے انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں۔ پس جن ممالک کو بھی توفیق ملے اول سے لے کر آخر تک ہومیوپیتھک لیکچرز کے تراجم اچھی زبان میں تیار کرکے ان کی ویڈیوز ہمیں بھجوائیں۔ یہاں سے APPROVAL کے بعد پھر وہاں انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

ضمناً حضور نے قازقستان کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے نمائندگان کو کھڑے ہوکر اپنا تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا۔ اس موقعہ پر قازان کے ایک نوجوان نے کھڑے ہوکر بتایا کہ میں بھی یہاں ہوں۔ حضور نے ازراہ شفقت و دلداری "قازان" اور "احمدیت اِن قازان" کے نعرے بلند فرمائے۔

تحریک وقف نو

حضور نے تحریک وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کا عظیم احسان ہے کہ اس میں کل تعداد ۱۴۵۷۱ میں سے لڑکوں کی تعداد ۱۰۳۰۳ ہے اور لڑکیوں کی تعداد ۴۲۶۸ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان اعداد و شمار کا مزید جائزہ لیا جارہا ہے تاکہ قطعیت کے ساتھ پتہ لگ سکے کہ ان میں سے پیدائش سے پہلے شامل ہونے والے کتنے تھے اور کتنے تھے جنہوں نے بعد میں وقف کئے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

حضور نے فرمایا کہ اس شعبہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل کام آگے بڑھ رہا ہے اور ایک ٹیم جو چوہدری رشید احمد صاحب کی سربراہی میں مصروف عمل ہے کثرت کے ساتھ اخبارات و رسائل اور ریڈیو ٹی وی سے رابطے ہیں۔ اللہ ان کی کوششوں میں برکت دے۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ احمدی ڈاکٹرز اور احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کی ایسوسی ایشنز ہیں۔ اب سائنسدانوں کی بھی عموماً ایک بین الاقوامی ایسوسی ایشن قائم کردی گئی ہے۔ کمپیوٹر سپیشلسٹس کی بھی ایک ایسوسی ایشن قائم کردی گئی ہے۔ ان سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خدمت خلق

حضور نے بتایا کہ قیدیوں سے رابطہ اور انکی خبرگیری اور خدمت خلق اور نادار ضرورت مندوں اور یتیموں کی امداد وغیرہ کا سلسلہ خدا کے فضل سے بہت وسیع ہوچکا ہے۔ اسپتالوں اور تعلیمی اداروں کا فیض الگ چیز ہے۔ غریب بچیوں، بیواؤں کا خیال، یہ سارا عالمی نظام جاری و ساری ہے اور آگے بڑھ رہا ہے۔ بعض ماہرین اس سلسلہ میں وقف کرکے وقت دیتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جو ماہر آئی سرجن ہیں۔ انہوں نے غانا میں ۱۲۰۰ مریضوں کا ایک آئی کیمپ میں علاج کیا۔ سیلاب زدگان کی امداد، جاپان میں زلزلے کے متاثرین کی امداد، ناروے میں بھی جماعت کو خدمت خلق کے نمایاں کام کی توفیق ملی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ فیض رسانی ہے جو دراصل اسلام کی جان ہے۔ اس کو نہ بھولیں۔ روحانی فیض رسانی ہو یا بدنی فیض رسانی ہو۔ یہ فیض رسانیاں اسلام کی روح کا خلاصہ ہیں۔ یاد رکھیں آپ کی فضیلت، آپ کے مرتبہ کی بلندی کسی دنیاوی سرداری کے نتیجہ میں نہیں بلکہ خدمت کے نتیجہ میں ہے۔ پس آپ فیض رساں بنیں رہیں۔ اپنے فیض رسانی کے دائروں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ دنیا کی سرداریاں چھین کر آپ کو عطا کردی جائیں گی کیونکہ اللہ اور محمد رسول اللہ کی نظر میں عزت اور سرداری کا مستحق وہی ہے جو بنی نوع انسان کا خادم ہو۔

جماعتی انتظام کے تحت نمائشیں و بک سٹال

حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے نمائشیں اور بک سٹال بھی لگائے جاتے ہیں اور ان کا نیک اثر ہوتا ہے۔ مخالفتیں بھی ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے چند واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔

تراجم قرآن کریم

حضور نے فرمایا بہت سی زبانوں میں تراجم ہوکر بعض طبع بھی ہوچکے تھے مگر جب تبصرے موصول ہوئے تو معلوم ہوا کہ بعض غلطیاں رہ گئی ہیں اس لئے ان کو واپس لے کر ازسرنو زیادہ احتیاط سے تراجم کئے گئے۔ اس لئے ابھی تک ۵۰ کے قریب تعداد رک گئی ہے۔ مزید ۲۷ زبانوں میں تراجم کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ نئے پریس لگ رہے ہیں، نئے رسائل جاری ہورہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کی تائید میں صحیفے نشر کرنے کا جو اعزاز جماعت احمدیہ کو ملا ہے اس کا عشر عشیر بھی دوسری جماعتوں کو نہیں ملا۔

مالی قربانی

حضور نے فرمایا کہ یہ معاملہ بھی اب بہت پھیل گیا ہے۔ روز بروز نئے مالی قربانی کرنے والے اس کثرت سے نئی قوموں سے داخل ہورہے ہیں کہ اب ان کے اعداد و شمار کو سنبھالنا اور پیش کرنا ہمارے بس کی بات نہیں رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں لاکھوں کی تعداد میں نئے آرہے ہیں ان کے بارہ میں بھی یہ ہدایت ہے کہ شروع

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

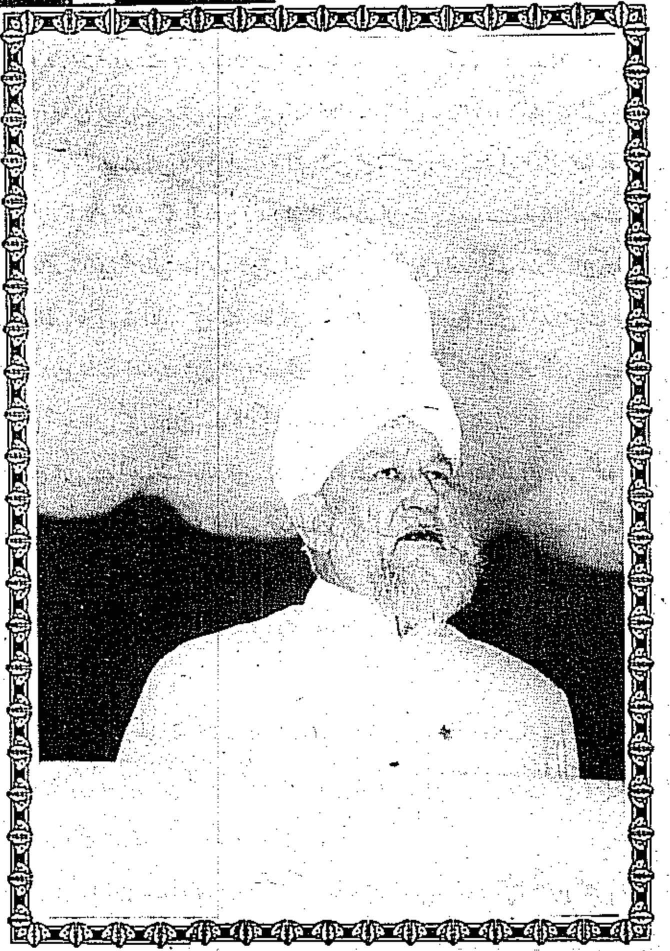

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء کے موقع پر چند مناظر

خطبہ جمعہ

اگر حق خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو آپ کو حق بننا ہوگا اور حق بننے کے رستے میں جو مشکلات کھڑی ہیں ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷ جولائی ۱۹۹۵ء مطابق ۷ وفا ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

گذشتہ دو خطبوں کے دوران میں مثالوں سے یہ بات واضح کر رہا ہوں کہ کس طرح اسماء باری تعالیٰ کا بنیادی تعلق سورہ فاتحہ ہی میں مندرج اسماء سے ہے اور بعض دفعہ ایک ہی اسم سے جو سورہ فاتحہ میں مذکور ہے ایک اور اسم پھوٹتا ہے بعض دفعہ ان کے اجتماعی اثر سے ایک اسم پھوٹتا ہے۔ اور جو بنیادی صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی، جو ان اسماء میں سے ہیں جو غیر معمولی شان اور قوت کی صفات رکھنے والے ہیں وہ تمام سورہ فاتحہ میں مذکور صفات سے مل کر بنتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو یہ سمجھ آ جائے کہ کس طرح وہ ہر ایک صفت سے تعلق رکھتے ہیں تو اس سے یہ بات بھی سمجھ آ جاتی ہے کہ اس اسم کے ساتھ انسان اپنا تعلق جوڑنے کی خواہش کرے جس کے تعلقات سورہ فاتحہ میں مذکور اسماء سے ہیں تو ہر اسم کے رستے سے وہ تعلق قائم کیا جائے گا اور کامل تعلق وہ ہوگا جو تمام بنیادی صفات کے رستے سے قائم ہو، وہ سب سے اعلیٰ اور افضل تعلق ہوگا۔

اس ضمن میں میں "الحق" کی مثال دے رہا تھا کہ خدا سچا ہے یہاں تک کہ اس کا نام سچا نہیں بلکہ حق ہے۔ اس کی جو بنیادی صفت ہے جس کو ہم اسم بھی کہتے ہیں "اسم الٰہی" وہ سچ بولنے والا نہیں بلکہ "الحق" ہے۔ یعنی مجسم سچ، اس میں سچ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس کی تمام صفات حقہ ہیں اور کامل طور پر سچ ہیں۔ اس پہلو سے ظاہر ہے کہ اس لفظ حق کا تعلق سورہ فاتحہ میں مذکور تمام اسماء سے ہونا چاہئے تھا۔ اس کی بعض مثالیں میں پہلے دو خطبات میں پیش کرچکا ہوں۔ میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ بظاہر رحمٰن کا تعلق حق سے کوئی نہیں ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو رحمٰن کا حق سے تعلق بھی بنتا ہے۔ رحمانیت کے تقاضوں کے وقت بسا اوقات انسان حقیقت کے بیان سے ذرا ہٹ جاتا ہے۔ ایک ماں کو بچے سے محبت ہے، ایک باپ کو بیٹے سے محبت ہے، وہاں رحمانیت کا تقاضا یہ ہے یعنی جس کو وہ اپنی رحمانیت سمجھتا ہے یا سمجھتی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ رحم کی خاطر اس بچے کو جھوٹ بول کر بچایا جاسکتا ہے تو بچالیا جائے۔ تو انسان کے لئے یہ ابتلاء ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ابتلاء نہیں ہے۔ اس کی وضاحت میں پہلے بھی کرچکا ہوں اس لئے اس کو دہراتا نہیں صرف یاد کرا رہا ہوں آپ کو کہ اللہ تعالیٰ کو کسی موقع پر بھی جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ جو ان چار بنیادی صفات سے مزین ہو جو رب بھی ہو، رحمٰن بھی ہو، رحیم بھی ہو اور مالک بھی ہو اس کو کسی موقع پر بھی کسی جھوٹ سے کام لینے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ مگر انسان حمید بھی ہونا چاہتا ہے ایسا رب بننا چاہتا ہے جو صاحب حمد ہو، ایسا رحمٰن بھی بننا چاہتا ہے جو صاحب حمد ہو، ایسا رحیم بھی بننا چاہتا ہے جو صاحب حمد ہو، ایسا مالک بھی بننا چاہتا ہے جو صاحب حمد ہو، اور ان تمام امور میں عاری ہے اپنی ذات میں نہ وہ حقیقت میں قابل تعریف رب بن سکتا ہے نہ قابل تعریف رحمٰن نہ قابل تعریف رحیم نہ قابل تعریف مالک یوم الدین، تو اس مشکل کا حل کیا ہے۔ اس ضمن میں میں پچھلے دو خطبات میں مثالیں دے کر واضح کرچکا ہوں کہ اس مضمون کو سمجھ جائیں تو حل بھی اسی وقت سمجھ آجاتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہر وہ صفت باری تعالیٰ جس کے درمیان اور انسان کے درمیان فاصلہ ہے اس کی اس طرح Immitation کرنے سے وہ فاصلہ مٹتا ہے جس طرح خدا میں وہ صفت ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے ہٹ کر اگر وہ جلوہ دکھائیں گے جو بظاہر رحمانیت کہلاسکتا ہے مثلاً، تو اس کے بظاہر موجود ہونے کے باوجود خدا سے تعلق قائم نہیں ہوگا۔ یہ جو پیچ دار بات ہے اس کو اسی مثال کے حوالے سے میں دوبارہ کھولتا ہوں جو میں نے حضرت میر حامد شاہ صاحب کی پیش کی تھی۔ میر حامد شاہ صاحب کی مثال سے یہ بات واضح تھی کہ آپ اپنے بیٹے سے محبت رکھنے کے باوجود اس محبت سے اس حد تک مغلوب نہیں ہوئے کہ عدل کا دامن چھوڑ دیا ہو اور حق کو چھوڑ دیا ہو۔ چونکہ اس پہلو سے وہ خدا کے قریب ہوئے اس لئے آپ کی رحمانیت اور خدا کی رحمانیت میں ایک تشابہ پیدا ہوگیا اس لئے جیسا کہ Tuning Fork میں جہاں ایک نغماتی صوت پیدا کرنے والا آلہ ایک خاص لہر پر نغمہ پیدا کرتا ہے اگر بعینہ اسی مزاج کا آلہ ہو اور اس پہلے آلے کو آپ ہاتھ رکھ کر بند بھی کردیں تو دوسرے آلے سے وہی آواز اٹھنی شروع ہوجاتی ہے تو صفاتی ہم آہنگی ایک ایسا گہرا سائنسی راز ہے اور اب تو کھلی ہوئی حقیقت بن چکا ہے کہ صفات باری تعالیٰ میں بھی یہی مضمون کارفرما ہے اور قطعیت کے ساتھ کارفرما ہے یہ کوئی اتفاقی حادثے کے طور پر نہیں بلکہ ایک یقینی صورتحال کے طور پر آپ کو جلوہ گر دکھائی دے گا۔

اس مثال کے ضمن میں میں ایک اصلاح بھی کردینا چاہتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو خطبے میں وہ واقعہ بیان فرمایا تھا ایسا اور جگہ بھی کئی دفعہ ہوا ہے، مجھ سے بھی بارہا ہوجاتا ہے، مجھ سے تو زیادہ ہی ہوتا ہے، کہ ایک واقعہ سنا ہے اس کا عمومی تاثر تو یاد ہے مگر بعض تفاصیل یاد نہیں اور چونکہ خطبے سے پہلے بسا اوقات تیاری کا موقع نہیں ملتا اور بعض دفعہ تیاری کی بھی ہو کسی مضمون پر تو جو خدا تعالیٰ کی تقدیر چاہتی ہے وہی ہوتا ہے ایک مضمون میں پڑکر آپ ایک سمت پہ چل پڑتے ہیں اور اس سے رک نہیں سکتے پھر، ایک دھارے میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ ضمناً جو واقعات یاد آتے ہیں وہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعینہ اسی صحت کے ساتھ ہوں جیسا کہ اصل میں پیش آئے تھے مگر یہ بات ضروری ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ پیش کئے جاتے ہیں اس مقصد کو ثابت کرنے اور حاصل کرنے میں اگر معمولی لفظی غلطیاں رہ بھی گئی ہوں تب بھی وہ پورا کام کرتے ہیں۔ پس اس واقعہ سے متعلق تصحیح یہ ہے کہ حضرت میر حامد شاہ صاحب کی ایک بھانجی تھی سیدہ فضیلت بیگم اور ان کے بھائی کے بیٹے تھے سید میر عبدالسلام صاحب جو انگلینڈ کی جماعت میں بھی بہت عرصہ رہے ہیں اور ایک مشہور کرکٹر کے طور پر بھی ان کا نام کرکٹ کی جو تاریخی کتابیں ہیں ان میں بھی لکھا گیا ہے، ان کی اولاد ہے یہاں۔ ماشاء اللہ ان میں سے ایک آپا شاما ہیں جو بچپن سے ہمارے گھروں میں سیالکوٹ سے آکر مہمان ٹھہرا کرتی تھیں، بڑی بہن کی طرح ان سے بہت گہرا پرانا تعلق ہے، انہوں نے گھر میں جو واقعہ سنا اور ان کے سارے خاندان میں جو جس طرح رائج ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے معلوم ہوتا ہے جو سنا تھا تو بعض باتیں خطبے میں بیان کرتے وقت ذہن میں نہیں رہیں اس لئے چونکہ ایک تاریخی واقعہ ہے میں اس کی درستی کرنا چاہتی ہوں۔ جب انہوں نے بیان کیا تو مجھے بھی یاد آگیا کہ اسی طرح میں نے بھی بچپن ہی میں سنا تھا اس لئے اس واقعہ کی تصحیح ہونی چاہئے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اور بھی بارہا ایسی باتیں ہوتی ہیں جو بنیادی طور پر غلط نہیں مگر کچھ سقم رہ جاتے ہیں۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ ایک حد تک حضرت مصلح موعودؓ کا بیان چلتا ہے بعد کے ایک واقعہ کا حضرت مصلح موعودؓ کو یا علم نہیں

ہوا یا اس وقت ذہن سے اتر گیا ہے۔ جس ڈپٹی کمشنر کی بات ہو رہی تھی کہ وہ بہت ہی سختی سے انصاف چاہتا تھا اپنے نام و نمود کی خاطر، انصاف کی خاطر نہیں یا برٹش حکومت کا رعب قائم کرنے کے لئے نہ کہ حصول انصاف کے لئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو جو تاثر تھا وہ یہ تھا کہ اسی ڈپٹی کمشنر نے وہ فیصلہ دیا۔ جو اصل واقعہ ہے وہ اس طرح نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب اس ڈپٹی کمشنر نے جس کے متعلق مشہور تھا کہ یہ حکومت کا نام نمود قائم کرنے اور اپنے انصاف کا چرچا کرنے کی خاطر بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ غیر منصفانہ سختی کرتا ہے۔ اس کی عدالت میں حضرت میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ تھے اور اس زمانے میں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں سپرنٹنڈنٹ ہونا آج کل کے چیف سیکرٹری ہونے سے بھی بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ اس نے یہ سوچا کہ ان کے بیٹے سے ایک قتل ہوگیا ہے، مشہور یہ ہوا ہے، مقدمہ پیش ہوگیا ہے۔ اور اگر میں نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا تو میری بدنامی ہوگی کہ میں چونکہ اپنے سپرنٹنڈنٹ سے تعلق رکھتا ہوں، اس کا لحاظ کرتا ہوں، اسکی لحاظ داری کی خاطر میں نے انصاف چھوڑ دیا۔ تو اس بات پر تلا بیٹھا تھا کہ میں ضرور اس کو پھانسی چڑھاؤں گا اور حضرت میر صاحب پر اتنا اعتماد تھا سچائی کے لحاظ سے کہ خود ان کو بلایا اور ان سے کہا کہ یہ واقعہ سنا ہے کہ ایسے ہوا ہے۔ انہوں نے کہا سنا تو میں نے بھی ہے مگر میں موقع پر موجود نہیں تھا تو انہیں کہا کہ پھر اگر اس نے کیا ہے تو اپنے بیٹے کو کہو کہ سچ بولے۔ میر صاحب نے اپنے بیٹے جن کا نام سید سید احمد تھا ان کو بلاکر نصیحت کی اور انہوں نے وعدہ بھی کرلیا۔ یہاں تک تو بات درست ہے اسی طرح تھی۔ اگلی بات جو سہواً حضرت مصلح موعودؓ سے بیان کرنی رہ گئی وہ یہ تھی کہ سید احمد پر جب اس کے دوستوں اور سیالکوٹ کے اور بااثر خاندانوں نے زور ڈالا۔ اس کو کہا کہ تم اپنے باپ کی باتوں میں آکر کیوں اپنی جان کھوتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ قتل عمد نہیں ہے۔ اس لئے عدالت میں کبھی ہاں نہ کرنا اس کے بغیر ثبوت ہی کوئی نہیں ہے۔ اگر تم منکر ہوگئے تو عدالت تمہارے خلاف فیصلہ دے ہی نہیں سکتی تو وہ بے چارے اس عرصے میں پھر گئے۔ جب عدالت میں پیش ہوئے اور ڈپٹی کمشنر نے پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں غلط بات ہے میں نے تو نہیں ایسا کیا۔ حضرت میر صاحب کی جو شان تقویٰ ہے وہ اس طرح ظاہر ہوتی ہے اسی وقت کھڑے ہوئے اور پہلے چونکہ پوچھ چکے تھے، پتہ تھا اب گواہی دے سکتے تھے۔ ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اس سے پوچھیں کہ جو تم نے دایاں ہاتھ جیب میں ڈالا ہوا ہے یہ کیوں ڈالا ہوا ہے نکالو تو سہی، اس کا انگوٹھا دیکھیں جس زور سے اس نے مکا مارا تھا اسی وقت سے اس کا انگوٹھا جو ہے زخمی ہے اور اسی لئے آپ کی عدالت میں جیب میں ہاتھ چھپایا ہوا ہے تاکہ پتہ نہ لگ جائے۔ جب ہاتھ نکلوایا تو واقعی انگوٹھے پر وہ بہت زور سے، جو شدت سے مکا مارا تھا تو بعض دفعہ ضرب آجاتی ہے اس کی وجہ سے جو نشان تھا وہ سوجا ہوا تھا تو جج نے وہیں بات ختم کردی اور اس کے بعد اس کی نیت ظاہری طور پر یہی تھی کہ ان کو پھانسی چڑھادے گا۔ اب حضرت میر صاحب اپنی اولاد سے محبت بہت کرتے تھے یہ میں رحمانیت کی مثال دے رہا ہوں کہ وہ واقعہ مجھے اس ضمن میں کیوں یاد آیا اور اس کا کیا گہرا تعلق ہے۔ سچائی اور رحمانیت کا رشتہ کیا ہے۔ ان کو بہت پیار تھا اپنی اولاد سے ویسے ہی بہت شفیق تھے۔ انہوں نے جانماز بچھائی۔ رات کو رو رو کے گریہ و زاری شروع کی کہ اے میرے آقا تیری خاطر میں نے سچ بولا ہے تو حق ہے مگر تو جانتا ہے کہ میرے بچے کا قصور بھی کوئی نہیں اور مرا تو اس کے ہاتھوں ہے مگر بالعمد قتل نہیں ہے اس لئے بچانا بھی تو نے ہی ہے جس دن فیصلہ سنایا جانا تھا اس سے ایک دن پہلے اچانک اس ڈپٹی کمشنر کی تبدیلی ہوگئی اور فیصلہ سنائے بغیر اسی طرح رہ گیا۔ جو دوسرا ڈپٹی کمشنر آیا ہے اس نے جب کیس دیکھا تو اس نے کہا، اس کے الفاظ یہ تھے کہ یہ کیا پاگلوں والی بات ہے ہم بھی تو کبھی جوان ہوا کرتے تھے ہمیں پتہ ہے کہ جوانی کے جوش میں مقابلے ہوجاتے ہیں لڑائیاں ہوجاتی ہیں ارادہ تو قتل کا نہیں ہوا کرتا اس لئے کیس ہی Dismiss کیا جاتا ہے اس میں کوئی جان نہیں۔

تو یہ جو واقعہ ہے یہ دراصل اس بات پر گواہ ہے کہ رحمانیت جھوٹ کا تقاضا نہیں کرتی بلکہ سچ کو آزماتی ہے اور جو اس آزمائش میں پورا اترے گا وہی سچا رحمان ہے اور اسی کا رحمان خدا سے تعلق قائم ہوتا ہے اور وہ بڑی شان کے ساتھ اس تعلق کو پھر ظاہر بھی فرمادیتا ہے۔ رحمانیت کے تعلق میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ چونکہ صاحب حمد ہے وہ، رحمان بھی صاحب حمد ہے اگر رحمان سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو قابل تعریف نہ ہو تو وہ رحمٰن صحیح معنوں میں نہیں رہتا۔ مگر قرآن کریم میں براہ راست بھی رحمانیت کا حق سے ایک تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ سورہ رحمٰن کو آپ پڑھ کے دیکھیں اس میں جتنے بھی مختلف دلچسپ انداز میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر ہے وہ سب دراصل رحمانیت کی تفسیر ہیں۔ اور اسی لئے بار بار یہ تکرار ہے "فبای ا لآء ربکما تکذبان"۔ وہ تمہارا رب جو رحمان ہے اس کی کس نعمت کا تم انکار کروگے۔ اور اس میں جو سزائیں ہیں وہ بھی نعمت کے طور پر درج ہیں کیوں کہ وہ سزائیں نہ ہوں تو نظام کائنات درہم برہم ہوجائے اور سارے معصوم لوگ مارے جائیں اور مصیبت میں گرفتار ہوجائیں۔

تو یہ جو تعلقات ہیں بڑے باریک اور بڑے گہرے ہیں لیکن قرآن کریم میں ہر بات کھول کر پیش کردی گئی ہے سورہ رحمٰن ہی میں شروع میں اللہ تعالیٰ رحمٰن خدا کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتا ہے "والسمآء رفعها ووضع المیزان ۔ الا تطغوا فی المیزان ۔" اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان قائم کی یعنی عدل قائم کیا اور عدل کا ترازو قائم کیا۔ یہ دونوں باتیں میزان میں آ جاتی ہیں۔ "الا تطغوا فی المیزان" تاکہ تم عدل میں کبھی بھی بے اعتدالی نہ کرو۔ ساری کائنات کی بناء عدل پر رکھ دی ہے اور رفعتوں کا تعلق عدل سے ہے ورنہ زمین میں بھی تو وہ میزان پایا جاتا ہے۔ ذکر فرمایا ہے "والسمآء رفعها ووضع المیزان ۔" دیکھو رفعتوں کی طرف تم کس طرح مرعوب ہوکر دیکھتے ہو لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ تمام رفعتوں کی بناء میزان پر ہے۔ اگر میزان نہ رہے تو کوئی رفعت باقی نہیں رہتی اور نصیحت یہ ہے "الا تطغوا فی المیزان ۔" کہ تم میزان میں کبھی بے اعتدالی سے کام نہ لینا۔

> **رحمانیت جھوٹ کا تقاضا نہیں کرتی بلکہ سچ کو آزماتی ہے اور جو اس آزمائش میں پورا اترے گا وہی سچا رحمان ہے اور اسی کا رحمان خدا سے تعلق قائم ہوتا ہے۔**

پس اس موقع پر اس آیت کی تفسیر کھل کر ہمارے سامنے آجاتی ہے ایک طرف حضرت میر صاحب کا اپنے بچے کے لئے رحم تھا جو جوش مار رہا تھا، دوسری طرف یہ تعلیم تھی کہ رحمٰن خدا ہی نے عدل بنایا ہے اور یہ کھول کر تمہارے سامنے اس لئے پیش کر رہا ہے تاکہ تم کبھی بے اعتدالی نہ کرنا۔ تو جو رحمٰن کے حقیقی معنے تھے ان کا گہرا تعلق انصاف اور سچائی سے تھا۔ اگر رحمانیت کے نام پر، رحم کے نام پر آپ سچائی کو چھوڑ دیتے تو رحمٰن سے تعلق کٹ جاتا۔ پس آپ نے بھی اگر رحمٰن خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو حق کے رستے سے تعلق قائم ہوگا فرضی رحمانیت کے ذریعے نہیں۔ ورنہ جتنے دنیا میں جرائم ہیں اکثر رحمانیت ہی سے پھوٹ رہے ہیں یعنی وہ رحمانیت جو خدا کی نہیں ہے جو عدل سے عاری ہے اور بندوں کی رحمانیت ہے۔

پس ایک اور سبق اس آیت کریمہ سے ہمیں یہ ملتا ہے کہ کوئی رحم جو عدل کے تقاضوں کو چھوڑ کر کیا جاتا ہے وہ جائز نہیں ہے۔ پہلے عدل ہے پھر رحم ہے۔ چنانچہ اسی ترتیب سے قرآن کریم نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے عدل، پھر احسان، پھر ایتاء ذی القربیٰ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ"۔ پہلا قدم عدل کا ہے پھر احسان کا ہے پھر ایتاء ذی القربیٰ ہے۔ عدل سے اوپر کے دونوں مقامات رحمانیت کے تابع ہیں۔ احسان بھی رحمانیت کے تابع ہے اور ایتاء ذی القربیٰ

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS 081 877 0762

PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

بھی رحمانیت کے تابع ہے لیکن عدل کی بنیاد نہ ہو تو یہ دو منزلیں اوپر بن ہی نہیں سکتیں۔ اور عدل سچائی کا دوسرا نام ہے، حق کا دوسرا نام ہے۔ پس سورہ فاتحہ میں جو صفات ہیں یا اسماء الٰہی ہیں فی الحقیقت ان کا تمام صفات باری تعالیٰ سے گہرا تعلق ہے۔ یہ کوئی فرضی کہانی نہیں ہے۔ اور اسے سمجھنے کے نتیجے ہی میں آپ ان چاروں صفات سے تعلق قائم کرسکتے ہیں اور خدا کی تمام صفات سے اس واسطے سے تعلق قائم کرسکتے ہیں لیکن اسکی راہ میں کچھ مشکلات درپیش ہیں کچھ امتحانات ہوں گے۔ کہیں ربوبیت سے تعلق قائم کرنے کی راہ میں بےشمار مسائل آئیں گے، بےشمار دقتیں پیش آئیں گی اور آپ کے امتحان ہوں گے۔ اللہ رب ہے یہ حق بات ہے لیکن آپ بھی رب بنتے ہیں اپنی اولاد کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے ان کی بھی ربوبیت کرتے ہیں یہ بھی اپنے دائرے میں حق بات ہے لیکن اللہ کی ربوبیت کسی جھوٹ کی محتاج نہیں ہے۔ اگر آپ کی ربوبیت جھوٹ کی محتاج ہے اگر رزق پیدا کرنے میں بددیانتیاں ہیں دھوکے بازیاں ہیں اور دوسروں کے رزق چھینے گئے ہیں ربوبیت کی بھی نفی ہوجاتی ہے رحمانیت کی بھی ہوجاتی ہے رحیمیت کی بھی ہوجاتی ہے اور مالک یوم الدین کی بھی، یعنی اگر اس مضمون کو بڑے غور سے آپ پڑھیں گے تو بات وہاں جاکے ختم ہوگی۔ پس صفات باری تعالیٰ سے تعلق زبان سے نام جپنے سے نہیں ہوسکتا۔ پتہ نہیں کن لوگوں کے دماغ میں یہ بات آگئی کہ ذکر الٰہی اس کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے ذکر الٰہی وہ ہے "تقشعر منہ جلود" کہ اس سے انسان کے جسم پہ تھرتھریاں طاری ہوجاتی ہیں جو ڈوبتا ہے دل میں اور ایک زلزلہ پیدا کردیتا ہے۔ اور وہ تبھی ہوسکتا ہے کہ تسبیح کے دانے پر انگلیاں نہ چل رہی ہوں بلکہ صفات باری تعالیٰ دل میں گھوم رہی ہوں اور اپنے جلوے دکھا رہی ہوں، دماغ اس کے نتیجے میں Excite ہو جائے اور غور کر رہا ہو اور پھر اپنے عمل میں وہ جاری ہونا شروع ہو جائے۔ ایسے مقامات آتے ہیں جب انسان سمجھ تو لیتا ہے لیکن عمل میں جاری کرنے کی راہ میں ایک روک پیدا ہوجاتی ہے اپنی کمزوری، اپنی مشکلیں۔ اور یہ اکثر انسانوں کے ساتھ، اکثر دفعہ یہی معاملہ ہوتا ہے اس کا خلاصہ وہی شعر ہے، اس شعر میں بیان ہوا ہے کہ :

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

یہ تو نہیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ طاعت و زہد کا ثواب کیا ہے لیکن طبیعت نہیں آتی اس طرف۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ فاتحہ ہی کے حوالے سے اس کا حل پیش فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ صرف سورہ فاتحہ میں خدا سے تعارف حاصل کرنے کے نتیجے میں یہ غلط ہے کہ تم اس سے تعلق جوڑ سکو گے۔ ہر قدم پر تمہاری راہ میں مشکلات ہوں گی۔ روزمرہ کے رزق کے ذرائع ہیں ان میں بھی آپ کو مشکلات پیش آتی ہیں، اپنے مقاصد دوسرے ہیں جو حل کرنے ہیں ان میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں، رحیم بننے میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں، رحیم وہ ہے جو جس کا بھی جتنا کام آپ کے ذمہ ہے اس کی محنت سے بڑھ کر اس کو پھل دو لیکن جب آپ لوگوں کے کام کا حق اپنے پاس رکھنے لگ جاتے ہیں اور اکثر دنیا میں Exploitation اسی کا نام ہے، اکثر دنیا میں غریب کو اس کی محنت کا پھل نہیں دیا جاتا اور انسان اس پہلو سے رحیم نہیں رہتا۔ اگر کوئی کہے کہ جو بھی کسی ملک کے قوانین یا قواعد ہیں ان کی رو سے میں نے ایک مزدور کا، ان کی محنت کا پھل دے دیا تو اس میں بھی ایک دھوکا ہے۔ بعض ملکی اقتصادی حالات ایسے ہیں کہ جہاں مزدور کی مزدوری ساری قوم نے دبائی ہوئی ہے اور اتنی تھوڑی ہے کہ اس پر ایک غریب پل ہی نہیں سکتا تو ایک انسان اگر آنکھیں کھول کر دیکھے، اپنے نفس پر غور کرے اور یہ سوچے کہ کیا میں اس مزدوری کو قبول کرکے یہ محنت کرسکتا ہوں تو اس کا دل گواہی دے گا، اس کے اندر ایک نظام موجود ہے، وہ گواہی دے گا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ پھر یہ عذر رکھ کر کہ اقتصادی طور پر اتنی ہی مزدوری بنتی ہے میں نے حق ادا کردیا یہ جھوٹ ہے، رحیم سے آپ کا تعلق قائم نہیں ہوسکتا قانون آپ کو پکڑے یا نہ پکڑے۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ عذر رکھ سکتے ہیں کہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا مگر نہ بھی کیا ہو تو رحیم خدا سے اپنا تعلق تو کاٹ لیا اور اس کے نتیجے میں بہت سی باتوں سے محروم رہ گئے اور رحیمیت کا جو حق سے تعلق ہے اس مضمون میں آپ ڈوبے تو آپ کو وہ دکھائی دینے لگا۔ قانون کا عذر حق نہیں ہے۔ حقیقت حال کی تہہ میں اترنا اور کسی معاملے کو سمجھ کر اس کے مطابق اس کا سلوک کرنا یہ حق ہے اور یہی سچائی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اگر اسی طرح عذر رکھ کر کہ تم نے یہ کام اتنا کرلیا اس کی مزدوری مل گئی اگر اپنی مخلوقات سے سلوک کرتا تو ساری مخلوق بھوکی مرجاتی یا کچھ بھی اس کو حاصل نہ ہوتا۔ بعض دفعہ ایک انسان میں زیادہ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوتی اور ضرورتیں زیادہ ہیں۔ اللہ رحیمیت میں اس بات پر نظر رکھتا ہے کہ جتنا کسی نے کچھ کیا ہے، توفیق کے مطابق کردیا اب میں ضرورت کے مطابق اس کو دوں اس لئے رحیمیت کا صرف یہ مطلب کرنا کہ پورا پورا بدلہ دیتا ہے یہ درست نہیں ہے۔ اس میں تو رحم کی کوئی بات نہیں وہ تو عدل کا معاملہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو کھول چکے ہیں کہ اللہ کو مالک کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے عادل کے طور پر نہیں اگرچہ مخلوق کے حوالے سے اس نے عدل کے نظام کو عام کردیا۔ کوئی بھی مخلوق عدل کے تقاضوں سے باہر نہیں رکھی لیکن خود عدل سے بالا ہے۔ جس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غیر عادل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عدل کے تقاضوں سے بڑھ کر دینے والا ہے رحمٰن بھی ہے رحیم بھی ہے اور مالک بھی ہے اس لئے ناپ تول کے نہیں دیتا جتنا کوئی کرتا ہے اتنا تو لازماً اس میں شامل ہوگا اگر وہ زیادہ دیا جائے گا اس لئے اس کو عادل نہیں کہتے اس کو محسن کہہ دیں گے ایتاء ذی القربیٰ کا سلوک کرنے والا کہہ دیں گے مگر اگر وہ ناپ تول کر برابر دے تو پھر عادل کہلائے گا اور اس لحاظ سے اس کو پھر ہر گناہ کی سزا بھی دینی پڑے گی وہاں بھی مالکیت کام آتی ہے۔

> آپ نے بھی اگر رحمان خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو حق کے رستے سے تعلق قائم ہوگا، فرضی رحمانیت کے ذریعہ نہیں۔

> کوئی رحم جو عدل کے تقاضوں کو چھوڑ کر کیا جاتا ہے وہ جائز نہیں ہے

ہم اگر ہمارے سامنے گناہ آئیں یا جرائم پیش ہوں اور ہم قانون کی نمائندگی میں فیصلہ کرنے کی کرسی پر بٹھائے جائیں تو ہم چونکہ مالک نہیں ہیں اس لئے وہ فیصلہ نہیں کرسکتے۔ یعنی ایسا فیصلہ نہیں کرسکتے جو کسی پہلو سے بھی ظاہری عدل کے خلاف ہو۔ بیچ میں جو کچھ بھی ہو ہم مجاز نہیں ہیں اور حقیقی مجاز اللہ ہی ہے۔ اس وجہ سے اگر آپ بات کو سمجھنے کے باوجود سمجھتے ہیں کہ حق اندر یہ ہے لیکن خدا ہی کے بنائے ہوئے قوانین کے تابع مجبور ہیں کہ اس حق کو جاری نہیں کرسکتے تو آپ کا کام یہاں ختم ہوجاتا ہے۔ پھر مالک یوم الدین کا کام شروع ہو جاتا ہے اور پھر اس کا کام ہے کہ اپنی ملکیت کی شان آپ کے حق میں دکھائے اور جو آپ چاہتے ہوئے بھی خدا کی خاطر کرنے سے رک گئے تھے وہ اللہ آپ کے لئے جاری فرمادے۔ پس وہ جو مثال تھی حضرت میر صاحب کی اس میں یہ بات بھی بڑی کھل کے سامنے آگئی۔ جانتے تھے کہ اندر سے حق یہ ہے کہ اس کو سزا نہیں ملنی چاہئے۔ جانتے تھے کہ میں بےاختیار ہوں میں مالک یوم الدین نہیں ہوں اس لئے مالک کا کام مالک کے سپرد کروں جو میرا کام ہے میں اتنا ہی کروں اور پھر مالک سے مانگوں۔ اور مالک رحیم ہے عدل سے بالا رحیم ہے یعنی عدل کے تقاضوں کو قربان کرکے رحیم نہیں بلکہ عدل کے تقاضوں سے بڑھ کر دینے والا ہے۔ پس اس پہلو سے جو خدا کی شان ظاہر ہوئی ہے وہ غیر معمولی تھی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔ یہ اعجاز تھا ایک کہ ایک دن پہلے دستخط کرنے سے اس کا فوری تبادلہ کردیا جاتا ہے اور جو دوسرا آتا ہے وہ معاملہ فہم ہے اور قانون اس کو اجازت بھی دیتا ہے کہ معاف کردے۔

پس خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے حق پر قائم ہونا ضروری ہے جس کا ایک دوسرا نام عدل بھی ہے۔ اور ان تمام صفات کے حوالے سے آپ پر جو آزمائشیں آئیں ان پر پورا اتریں گے تو

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE
FILLER
FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 & 081 553 3611

پھر آخر آپ اس خدا سے تعلق جوڑ لیں گے جو تمام تر حق ہے اور آپ کی تائید میں پھر وہ ایسے نشان دکھائے گا جس کی کوئی مثال اس دنیا میں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ جو میں آپ کے سامنے باتیں بیان کر رہا ہوں آئے دن اس کی مثالیں میرے سامنے آنی شروع ہوگئی ہیں۔ کئی احمدی لکھ رہے ہیں کہ آپ نے فلاں خطبے میں خدا کی فلاں صفت کا ذکر کیا، فلاں اسم کی تشریح کی ہمیں پہلے علم نہیں تھا کہ یوں ہونا چاہئے۔ ہم نے جب اس کے مطابق کیا تو اللہ کا یہ احسان ہم پر نازل ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قرب کا ایسا نشان دکھایا گیا جو ہمارے سامنے یوں لگتا تھا کہ ہم نے آمنے سامنے اس حقیقت کو پالیا ہے کہ خدا کے جس اسم سے تعلق قائم کریں اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔ پس وہ شجر جو پھل دار ہوجائے اس شجر کو آپ جھوٹا کیسے کہہ سکتے ہیں وہ حق ہی حق ہے اور خدا تعالیٰ کا جو شجر ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے نتیجے میں قائم ہوتا ہے وہ ثمردار بھی ہے اور ہر موسم میں پھل لانے والا ہے۔ اس لئے آپ ان باتوں پر غور کرکے، سمجھ کر عمل شروع کریں تو پھر دیکھیں کہ یہ کوئی فرضی تسبیح کے موتی پھیرنے والے صوفی نہیں بنیں گے۔ ایسے اللہ سے تعلق رکھنے والے بنیں گے جیسے ایک عاشق اور معشوق کا گہرا تعلق ہوتا ہے اور پھر وہ آپ کے سارے کام بنائے گا، آپ کی تائید میں اترے گا اور جب آپ سے آزمائش لے گا یا آپ کی آزمائش کرے گا تو آپ کو طاقت بھی دے گا، آپ کو سہارا بھی دے گا کہ اس پر کامیابی سے گذر جائیں اور ناکام نہ ہوں۔ اور یہ بھی اس رستے کی مشکلات ہیں یا آزمائشیں ہیں جن سے گذرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو پھر ہر کس و ناکس اسماء الٰہی کی طرف دوڑے گا اور سوسائٹی کی چھان بین نہیں ہوسکتی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ جہاں لگے ہاتھوں فائدہ ہی فائدہ ہو وہاں تو بعض دفعہ جو نسبتاً کم کردار لوگ ہیں وہ زیادہ جلدی پہنچا کرتے ہیں تو صفات الٰہی میں ہر قسم کے Valves اللہ تعالیٰ نے رکھ دیئے ہیں۔

حقیقت حال کی تہہ میں اترنا اور کسی معاملے کو سمجھ کر اس کے مطابق اس کا سلوک کرنا یہ حق ہے اور یہی سچائی ہے۔

یہ مضمون ایسا ہے جہاں سیفٹی والوز (Safty Valves) لگائے گئے ہیں۔ لوگ جو دیکھتے ہیں باہر سے ان کو آپ کے روحانی تجربے دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔ ان کو صفات باری تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والوں کی مشکلات نظر آرہی ہوتی ہیں۔ وہ یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ فلاں جگہ مقدمے ہوئے اتنے آدمی انکے پکڑے گئے یہ مصیبت پڑی جھوٹ نہ بولیں تو ان کے کام نہیں بن سکتے۔ تو وہ ساری مصیبتیں جو باہر کی آنکھ دیکھ رہی ہے وہ گندوں کو پرے رکھنے کے لئے ہے۔ اور ایک مومن کی اندر کی آنکھ ہے وہ بتارہی ہے کہ باہر والے جس کو جہنم سمجھ رہے ہیں اس کے اندر تو رحمت ہی رحمت ہے۔ اور اسی مضمون کو قرآن کریم میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے کہ بعض بد اور بعض نیکوں کے درمیان مرنے کے بعد ایک مکالمہ ہوگا اور بد لوگ یہ کہیں گے کہ اپنا نور ہمیں بھی تو دو ہم بھی اس سے کچھ فائدہ اٹھائیں۔ تم جو آگے بڑھ رہے ہو خدا کی راہوں میں ہمارا بھی کچھ انتظار کرو ہم بھی تمہارے منہ سے فائدہ اٹھائیں تو ان کو وہ جواب دیں گے کہ تم واپس لوٹ جاؤ جو نور تم چھوڑ آئے ہو وہ اب تمہیں مل نہیں سکتا۔ اور اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار قائم کردی جائے گی اور اس میں ایک دروازہ ہوگا۔ دیوار کی تو سمجھ آگئی کہ روک بن گئی لیکن دروازہ کیوں ہے اس لئے کہ مغفرت کا تقاضا ہوگا کہ کئی ان میں سے بالآخر اس دروازے سے اندر جاسکیں۔ اگر دروازہ ہی کوئی نہ ہو تو پھر تو ہمیشہ کے لئے وہ برباد ہوگئے۔ پھر فرمایا کہ وہ دیوار عجیب ہے کہ اس کے باہر کی طرف تو جہنم ہے اور بہت تکلیف دہ صورت حال ہے۔ اندر آئیں تو رحمت ہی رحمت ہے۔ تو یہی وہ مضمون ہے جو میں آپ پر کھول رہا ہوں کہ خدا کی راہ میں کوشش کرنے والوں کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ کوشش کرتے ہیں تو ابتلاء بھی آتے ہیں لیکن اللہ ان ابتلاؤں کو ٹال بھی دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں اتنا رحمت کا سلوک فرماتا ہے کہ وہ ابتلاء بالکل معمولی اور بے حقیقت دکھائی دینے لگتے ہیں۔ یہ ابتلاء اس لئے ضروری ہیں کہ اگر ہر تعلق کا جواب لازماً شیرینی ہی سے ملے تو پھر سب جھوٹے بھی اسی تعلق کی طرف دوڑیں گے کیوں کہ ان کو تو اپنے نفس کی حاجت روائی چاہئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک دیوار قائم کردی ہے بیچ میں، باہر کی دنیا دیکھتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں جہنم ہی جہنم ہے اس دروازے کی طرف بڑھنا بڑی مصیبت ہے ان کے قدم باہر رک جاتے ہیں۔ جو اندر داخل ہوجاتے ہیں وہ کہتے ہیں مصیبتیں تو سب باہر کی طرف ہیں وہ دنیا ہے جو باہر رہ گئی ہے جو آگ میں جل رہی ہے ہمارے لئے تو رحمت ہی رحمت ہے۔

خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے حق پر قائم ہونا ضروری ہے جس کا ایک دوسرا نام عدل بھی ہے اور ان تمام صفات کے حوالے سے آپ پر جو آزمائشیں آئیں ان پر پورا اتریں گے تو پھر آخر آپ اس خدا سے تعلق جوڑ لیں گے جو تمام تر حق ہے اور آپ کی تائید میں پھر وہ ایسے نشان دکھائے گا جس کی کوئی مثال اس دنیا میں دکھائی نہیں دیتی۔

تو صفات باری تعالیٰ کے سفر میں ایسی مشکلات ضرور پیش آتی ہیں۔ لیکن اس یقین کے ساتھ آپ کو قدم آگے بڑھانا ہوگا کہ ایک دفعہ جب آزمائش سے آپ گذر جاتے ہیں تو پھر آپ کی بلائیں پیچھے رہ جاتی ہیں اور رحمتیں آپ کا انتظار کرتی ہیں۔ اس کے لئے ایک نور چاہئے اور نور نام ہے حق کا۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں جو غلط اور صحیح میں ایک تمیز کرکے دکھادے۔ اندھیروں کے مقابل پر روشنی ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم نے اسی لئے روشنی کا نام حق رکھا ہے فرمایا "جآء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"۔ حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اب روشنی آتی ہے تو اندھیرے بھاگتے ہیں۔ دوسری جگہ اس مضمون کو اس طرح بھی بیان فرمادیا۔ تو وہ جو نور ہے وہ سچائی کا نور ہے جو تفریق کرنے والا ہوگا۔ پس آپ بھی ان معنوں میں سچے بنے ہوئے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت نہیں کرسکتے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔

اور سچائی کا یہ حال ہے کہ مختلف پہلوؤں سے سچائی کی آزمائش زندگی بھر ساتھ رہتی ہے اور ہر میدان میں جو آپ جیتتے ہیں وہ قرب الٰہی میں آپ کو قریب تر کردیتا ہے اللہ تعالیٰ کے۔ پس لامتناہی سفر ہے مگر اس سفر کی جزاء ہر منزل پہ ملتی چلی جاتی ہے۔ پس یہ جو انسانی آزمائشیں ہیں اس راہ کی ان کے لئے آپ کو تیار کرنا ہوگا مگر پہچاننا ہوگا کہ آزمائش آتی کیسے ہے، کہاں کہاں آتی ہے۔ اب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ربوبیت کی راہ سے آتی ہے بعض دفعہ ایک خاص مقصد کے حصول کی راہ میں یہ مشکل حائل ہوجاتی ہے کہ اگر سچ بولیں تو وہ مقصد شاید حاصل نہ ہو جھوٹ بولیں تو شاید حاصل ہو جائے۔ مجھے یاد ہے میں نے جرمنی میں ایک دفعہ خطبے میں جو اسائلم لینے والے ہیں ان کو نصیحت کی تھی کہ اسائلم کی خاطر اگر آپ جھوٹ بولیں گے تو آپ کی ہجرت ضائع ہو جائے گی۔ کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے، گھر بار بھی گیا اور دین دنیا سے جاتے رہیں گے۔ اسائلم کی خاطر اگر آپ جھوٹ بولتے ہیں تو اس میں دو طرح کی ایسی باتیں ہیں جن میں آپ ناکام ہوئے۔ اول یہ کہ واپس جانے کا یہ خوف کہ گویا خدا یہاں تو آپ کو امن دے سکتا ہے وہاں امن نہیں دے سکتا یہ شرک کی ایک قسم ہے۔ خدا کی تقدیر ہے کہ خوف کے مقام سے دوسری طرف چلے جاؤ اس تقدیر کے تابع آپ نے سفر شروع کیا۔ دوسری تقدیر یہ ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا اور سچے خدا پہ توکل کرنا ہے۔ اگر اس کا امن تمہیں ایک جگہ میسر نہیں آتا تو دوسری جگہ بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے امین خدا کی ذات ہے اس کے سائے

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
SKY
MTV AHMADIYYA
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS, CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS - PARTIES CATERED FOR
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT - TEL: 081 543 5882

طے تم نے حرکت کرنی ہے۔ اگر یہ باتیں سچی ہیں تو ہجرت سچی ہے۔ اگر یہ نہیں ہیں تو ہجرت جھوٹی ہے پھر وہ ایک مشرک کی ہجرت بن جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک موقع پر اسی طرح سوال کیا گیا تھا ایک وادی میں آپ نے پڑاؤ ڈالا پتہ چلا کہ وہاں پلیگ کی طرح کی کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے جو بہت ہی مہلک اور وبائی ہے اور آناً فاناً ہلاک کرتی ہے۔ آپ نے اسی وقت کوچ کا حکم دے دیا کہ ایک منٹ بھی اب یہاں نہیں ٹھہرنا۔ ہجرت کر جاؤ، ایسی وادی میں جاؤ جو صحت مند فضا رکھتی ہو تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں اس کا تصور اتنا ہی تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں میں خدا کی تقدیر سے خدا کی تقدیر کی طرف بھاگ رہا ہوں۔ تمہیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہاں بھی تو خدا کی تقدیر ہے۔ ہمیں نظر آرہا ہے کہ یہاں تقدیر شر ہے وہاں نظر آرہا ہے کہ وہاں تقدیر خیر ہے بڑا ہی بےوقوف ہوگا جو تقدیر شر میں بیٹھ رہے کہ یہ خدا کی تقدیر ہے اسے چاروں طرف تقدیر خیر بھی تو دکھائی دینی چاہئے کیسا عمدہ اور کیسا گہرا پر حکمت جواب تھا۔ تو خدا کی تقدیر سے بھاگنا تبھی جائز ہے اگر خدا کی تقدیر کی طرف ہو جہاں جھوٹ بولا خدا کی تقدیر کی بجائے شیطان کی تقدیر کی طرف ہجرت ہوگی۔ یہ ہے جو باریک مسئلہ سمجھنا ضروری ہے۔ بھاگنا منع نہیں تھا مگر اس یقین کے ساتھ کہ جہاں بھی میں جاؤں گا خدا کی تقدیر ہی کی طرف جاؤں گا۔ لیکن اگر رستے میں پتہ لگے کہ اوہو اللہ کی تقدیر وہاں تو بغیر جھوٹ بولے مل ہی نہیں سکتی تو پہلے شیطان سے جھوٹا سرٹیفیکیٹ حاصل کرلوں۔ سرٹیفیکیٹ تو مل جائے گا مگر تقدیر اٹھ جائے گی۔ یہ وہ باریک پہلو ہیں جھوٹ کے جن پر نظر رکھیں تو پھر آپ کو حق کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی توفیق ملے گی۔

اگر ابتلاء پر کوئی قائم رہ جائے اور صبر کے نمونے دکھائے اور سر تسلیم خم کئے رکھے، کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے تو اس پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ زیادہ مہربان ہوتا ہے۔

یہ جب میں نے خطبہ دیا تو اس کے بعد کئی مثالیں سامنے آئیں ایک خط اور چند دن ہوئے مجھے ملا اس میں لکھا تھا کہ آپ نے چونکہ نصیحت کی تھی کہ کسی حال میں بھی جھوٹ نہیں بولنا خواہ تمہیں واپس جانا پڑے۔ تو پہلا کیس جو تھا اس میں غلطیاں ہوگئی تھیں کئی جھوٹ بولے ہوئے تھے اور کیس بھی بڑا گندہ ہوا تھا میں نے پھر فیصلہ کرلیا کہ اب جو کچھ بھی ہے بہرحال سچ بولنا ہے اور کہتے ہیں کہ میں جب عدالت میں پیش ہوا تو وکیل سامنے کھڑا تھا اس کے سامنے میں نے باتیں بیان کرنی شروع کیں۔ جج جو پوچھتا تھا میں بالکل سوچ کر، تول کر سچا جواب دیتا تھا۔ اس عرصے میں وکیل نے کہا کہ اس کے بزرگ بھی باہر کھڑے ہیں اگر آپ کو یہ شک ہو کہ شاید اس نے کوئی جھوٹ بولا ہو وہ سن تو نہیں رہے ان کو بھی بلالیں اور ان کو باہر بھیج کے ان سے الگ انٹرویو لے لیں پھر آپ کو اندازہ ہوجائے گا۔ تو جج اسکی سچائی سے اتنا متاثر ہوچکا تھا کہ اس نے کہا مجھے کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں یہ شخص سچ بول رہا ہے اور اس کو میں نے ضرور یہاں اسائلم دینا ہے۔ اب وہ واقعات جو تھے وہ اپنی ذات میں اسائلم کمانے والے نہیں تھے لیکن سچ کی طاقت اور اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

لیکن تنبیہ یہ ہے کہ اس وجہ سے یہ نہ سمجھیں کہ اوہو اسائلم لینے کا طریقہ ہی یہی ہے کہ سچ بولیں تو کبھی انکار نہیں ہوگا۔ جب یہ خیال آپ کے دل میں آئے گا تو آپ خدا کی تقدیر پر حاکم بن جائیں گے۔ دعا نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اسے گویا امر دے رہے ہوں گے وہاں آپ کا نسخہ فیل ہوجائے گا۔ اس لئے دونوں احتمال اور امکان دونوں طرف کے دروازے کھلے رکھیں۔ سچ بولیں یہ عرض کریں اللہ تعالیٰ سے کہ اگر اس کے نتیجے میں دنیا جاتی ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کیوں کہ سب دنیا تیری ہی ہے۔ دوسرا پہلو اقتصادی پہلو ہے بعض لوگ بےچارے واقعۃً سب کچھ بیچ کے جس کو پنجابی میں کہتے ہیں "ویچ وٹ کے" جو غریب کی کلی، چھوٹا سا کوئی گھر وغیرہ تھا بستر سامان سب کچھ بیچ دیا کہ اس ملک سے نکلو۔ اب ان کو یہ فکر لاحق تھی کہ ہم واپس جائیں گے کہاں، کیا کمائیں گے، کیا کھائیں گے، وہاں تو کچھ بھی نہیں رہا۔ ان سے میں نے کہا کہ اب یہاں ربوبیت کا امتحان ہے پہلے اس بات کا امتحان تھا کہ مالک کون ہے، حفاظت کرنے والا کون ہے، مومن اور مھیمن کون ہے۔ اب ربوبیت کا امتحان آپڑا ہے۔ اگر آپ خدا کے سوا کسی کو رب سمجھتے ہیں تو پھر اسی رب سے مانگنے نکلے ہیں۔ اگر خدا ہی کو رب سمجھتے ہیں تو جو جرمنی کا رب ہے وہی پاکستان کا بھی رب ہے بالکل پرواہ نہ کریں۔ چنانچہ بعض ایسے معاملات بھی میرے علم میں آئے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ یہ عجیب بات ہے کہ جس جس نے بھی سچ بولا ہے اب تک تو سب کو اللہ نے بچالیا ہے۔ یہ بعض دفعہ کمزوروں کی حمایت میں اللہ تعالیٰ نسبتاً نرم سلوک فرماتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں متنبہ کردیتا ہوں کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر کیس میں لازماً آپ کی پردہ پوشیاں ہی کی جائیں اگر اللہ نے آپ کو اس طرح آزمانا چاہا کہ اچھا واقعۃً تم میری خاطر تقدیر شر کے لئے بھی تیار تھے تو آؤ پھر میں یہ بھی دیکھ لیتا ہوں۔ اس کی بھی مثالیں موجود ہیں۔ حضرت ایوبؑ کی اسی طرح تو آزمائش ہوئی تھی اللہ چاہتا تو چند امتحانوں کے بعد ہی ان کو بخش دیتا۔ ان کا امتحان، ان کا ابتلاء ختم کردیتا مگر قرآن بتا رہا ہے کہ اتنا لمبا دور امتحان کا آیا کہ عام آدمی تو عام آدمی بڑے بڑے اولیاء بھی اس سے بھاگ جائیں اور خوف زدہ ہوجائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو خود ہی سہارا دیا، خود ہی توفیق دی۔ اس لئے ابتلاؤں کا احتمال تو ہے لیکن ابتلاؤں پر اگر ثابت قدمی کی توفیق مل جائے تو بعض دفعہ یہ انعام ابتلاؤں کے بغیر انعام سے زیادہ بڑھ کر ہوا کرتا ہے بلکہ یقیناً زیادہ بڑھ کے ہوتا ہے۔ اگر ابتلاء پر کوئی قائم رہ جائے اور صبر کے نمونے دکھائے اور سر تسلیم خم کئے رکھے، کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے تو اس پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ زیادہ مہربان ہوتا ہے۔ تو حضرت ایوبؑ کا بھی یہی سلسلہ تھا ایک لمبے عرصے آزمائش میں ڈالا اور حضرت ایوبؑ کو ثابت قدم پایا۔ یہاں تک کہ بائبل نے تو ایسا خوفناک نقشہ کھینچا ہوا ہے کہ اپنے رشتے دار چھوڑ گئے بیوی نے قطع تعلق کرلی اور شہر والے باہر گندگی کے ڈھیر پر ڈال گئے کہ اتنی گندی بیماری ہے کیڑے پڑے ہوئے ہیں اس لئے ان کو وہاں پھینک دو اور جو لوگ نظر ڈالتے تھے وہ کراہت سے منہ دوسری طرف کرلیتے تھے۔ لیکن اللہ نے ان کو قائم رکھا اپنی وفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان، اس پر یقین محکم میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نعم العبد" میرے بندے ایوب کو دیکھو، ہمیشہ کے لئے ان پر سلام بھیجا گیا اور اتنے پیار سے ذکر ملتا ہے بار بار "نعم العبد" کیسا اچھا بندہ تھا تو ہزار جو مصیبتیں تھیں وہ خدا تعالیٰ کے ایک نعم العبد پر قربان۔

حسرت تو یہاں تک کہتا ہے (مجھے شعر یاد تھا ایک مصرعہ ذہن سے نکلا ہوا ہے میں بتا دیتا ہوں دوسرا) وہ کہتا ہے

صحتیں لاکھوں مری بیماری غم پر نثار
جس میں اٹھے بارہا ان کی عیادت کے مزے

کہتا ہے میری لاکھوں صحتیں ایک بیماری غم پر نثار ہوجائیں جس میں میرے محبوب نے کئی بار میری عیادت کی ہے وہ اللہ جس نے ایوب کی عیادت کی جس نے اس کے ذکر کو پیار کے ساتھ ہمیشہ دوام بخش دیا ایک آزمائش کیا ایسی ہزار آزمائشیں ان خدا کی عیادتوں پر قربان۔ تو ابتلاء سے بھی اس طرح گھبرانا نہیں چاہئے کہ ابتلاء آگیا تو مارے گئے، ابتلا آیا تو وہ مارے جائیں گے جو بےوفا ہوں گے وفاداروں کو ابتلا کچھ نہیں کہتا۔

چنانچہ اس کی ایک دوسری مثال ایک اور شکل میں ملتی ہے ایک خدا کا بندہ عبادت گذار بڑی شہرت رکھنے والا ایسا تھا کہ وہ جب ایک غار میں جاکر پناہ گزین ہوا تو ساری مخلوق خدا کا رخ خدا نے اس طرف پھیردیا۔ وہ اپنی طرف سے دنیا کو چھوڑ کر ایک پہاڑی کی کھوہ میں جا بیٹھا تھا اور اس نے اپنے رزق کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ لیکن لوگوں کے دلوں میں ڈالا گیا کثرت سے نعمتیں اس کی

SCL

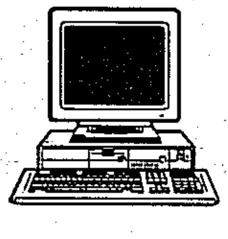

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

طرف روانہ ہونی شروع ہوئیں ہر ضرورت اس کی پوری ہونی شروع ہوئی وارے نیارے ہوگئے۔ پھر وہ خدا جو ایوب کا خدا تھا اس نے کہا اس کی بھی تو میں آزمائش کر کے دیکھوں۔ بڑی میں نے نعمتیں دی ہیں دیکھوں تو سہی کیسا شکر گذار بندہ ہے۔ جب آزمائش کی تو کچھ دن ایسے آئے کہ ہر ایک سمجھا کہ اتنے لوگ جاتے ہیں، اتنی نعمتیں جارہی ہیں، آج میں نہ گیا تو کون سا فرق پڑے گا اور شہر کے شہر کا رخ بدل گیا۔ تمام مرید اور اعتقاد رکھنے والے اس خیال سے کہ ہزاروں بندے خدا کے جا رہے ہیں ہم نہ گئے آج تو کیا فرق پڑتا ہے، اتفاق نہیں بلکہ خدا کی تقدیر کے تابع چند دن کے لئے اکٹھے رک گئے اور جب بھوک کی شدت بڑھی تو غار چھوڑی شہر میں گیا اور ایک دروازہ کھٹکھٹایا اور بھیک مانگی میں بھوکا ہوں مجھے کچھ دو اس نے دو روٹیاں لاکر کچھ لگایا یا نہیں لگایا ساتھ روٹیاں لاکے دے دیں جب وہ چلنے لگا تو کتا جو باہر چوکھٹ پہ بیٹھا تھا وہ لالچ سے دیکھنے لگا اور آنکھوں میں ایسی تمنا تھی کہ اس نے کہا چلو اس کو بھی تھوڑی سی روٹی ڈال دوں۔ ایک ٹکڑا دیا پھر بھی اس کی طلب کم نہ ہوئی اور بھی بھڑک اٹھی۔ وہ چلتا تھا تو پیچھے بھونکتا تھا کہ مجھے اور دو۔ یہاں تک کہ دونوں روٹیاں اس کو دے دیں اور کہا بڑا ہی ذلیل جانور ہے تو۔ میں تیرے مالک سے لے کے آیا ہوں اور تو نے مجھے یہ دو روٹیاں بھی نہیں کھانے دیں اتنا حریص ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً اس کو فرمایا کہ تو زیادہ حریص ہے کہ یہ کتا زیادہ حریص ہے۔ اس نے بہت بھوک دیکھی ہے اس مالک کے گھر پہ۔ اگر بھوکا نہ ہوتا تو اس طرح تیرے پیچھے نہ پڑتا لیکن مالک کی چوکھٹ نہیں چھوڑی۔ تجھے ساری عمر کے بعد چند دن کی بھوک میری چوکھٹ پہ دیکھنی پڑی اور تو چوکھٹ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور دوڑ پڑا اس کا یہ حال بیان کیا جاتا ہے کہ وہ زار و قطار روتا ہوا واپس اپنی غار کی طرف دوڑا کہ واقعی میں اس کتے سے بدتر انسان ہوں تو آزمائشیں بتاتی ہیں کہ کون قریب تر ہے اور کون دور تر ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنے دنیا کے مالکوں سے بھی پیار اور محبت اور وفا کا سلوک کرتے ہیں اور آزمائشوں پہ ثابت قدم رہتے ہیں ان کی قدر و منزلت بڑھا کرتی ہے۔ پس کسی قیمت پر بھی آپ کو حق سے اپنا تعلق نہیں کاٹنا۔ جھوٹ کے خدا جگہ جگہ آپ کی راہ میں کھڑے ہوں گے ہر ایک آواز دے رہا ہوگا کہ میری طرف آؤ میں تمہاری حاجت روائی کرتا ہوں۔ لیکن جھوٹ کے خدا جھوٹے ہوتے ہیں ان کی حاجت روائیاں بھی جھوٹی ہوتی ہیں، وہ تسکین سے عاری ہوتی ہیں ان کا حال سراب کا سا حال ہے کہ پیاسا جب اس کی طرف بڑھتا ہے تو پانی سمجھتے ہوئے جاتا ہے مگر وہاں جاتا ہے تو اللہ کو پاتا ہے کہ وہ اس کا حساب دینے کے لئے کھڑا ہے۔ پس سچائی کا دامن پکڑلیں اور بڑی قوت اور مضبوطی کے ساتھ اس کا دامن پکڑلیں۔ اگر حق خدا سے تعلق قائم کرنا ہے تو آپ کو حق بننا ہوگا اور حق بننے کے رستے میں جو مشکلات کھڑی ہیں ان کا مقابلہ کرنا ہوگا پھر دیکھیں کہ آپ کے اندر کیسی نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو سچ پر قائم ہوں ان کو نئی تخلیق ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے پھر رب بھی بنائے جاتے ہیں، رحمٰن بھی بنائے جاتے ہیں اور رحیم بھی بنائے جاتے ہیں اور مالک یوم الدین بھی بنائے جاتے ہیں لیکن اپنے دائرے کے مطابق، تخلیق کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے نہ کہ خدا کے دائرے میں داخل ہوکر۔

قرآن کریم نے حق کا تعلق جو بیان فرمایا ہے مختلف جگہوں پر ان کی ساری آیات تو سامنے پیش نہیں کی جاسکتیں یہ بہت وسیع مضمون ہے مگر میں اگلے خطبے میں انشاء اللہ مثال کے طور پر آپ کو بتاؤں گا کہ کس طرح خدا تعالیٰ حق کا تعلق مالک یوم الدین سے بھی جوڑتا ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت سے جوڑنے کے بعد آخر مالک یوم الدین تک پہنچاتا ہے اور اس مضمون کو خوب کھول دیتا ہے۔ پس سب نے جانا تو وہیں ہے۔ اگر یہاں حق بن رہے ہوں گے تو وہاں سب کچھ ساتھ ہے۔ اگر یہاں حق سے تعلق ٹوٹ گیا تو آگے حق ہی حق ہوگا۔ اس لئے انشاء اللہ اگلے خطبے میں میں کچھ مزید روشنی ڈالوں گا تاکہ اسماء باری تعالیٰ کا مضمون سمجھ کر ہمارے اندر ایک نئی روح پیدا ہوجائے، ایک نئی تخلیق ہمیں عطا ہو جو دراصل روحانی تخلیق ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تصحیح

گذشتہ شمارہ میں مختصرات کے کالم میں صفحہ اول پر بعض غلطیاں رہ گئی تھیں جن کی تصحیح ضروری ہے۔
ابتدائی نوٹ میں حسب ذیل فقرہ یوں پڑھا جائے۔
"مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ناظرین بھی اس سعادت سے محروم نہ رہے کیونکہ ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کے خطابات، دیگر مصروفیات اور معمول کا پروگرام "ملاقات" باقاعدگی سے پیش کیا جاتا رہا"۔
اسی طرح اس کالم میں بدھ ۲۶ جولائی ۹۵ء کے تحت درج نوٹ یوں پڑھا جائے "جلسہ سالانہ برطانیہ کی غیر معمولی مصروفیات کی وجہ سے ۲۷ جولائی کو ترجمۃ القرآن کلاس منعقد نہیں ہوئی۔"
(ادارہ)

حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ کے واقعہ سے متعلق مزید وضاحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ جولائی میں حضرت سید حامد شاہ صاحبؓ کے جس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے اس کے متعلق مکرم خواجہ غلام احمد صاحب نے جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں جو مزید وضاحت لکھی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ مکرم خواجہ غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:-

"..... گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا جو واقعہ بیان فرمایا تھا میں نے اور برادرم خواجہ رشید احمد صاحب مرحوم نے بھی بالکل اسی طرح مکرم سید احمد صاحب مرحوم سے سنا تھا۔ مرحوم گھر سے نکل کر ہمارے شو روم ٹرنک بازار میں آکر بیٹھتے تھے۔ بعض پرانے واقعات بیان فرماتے تھے۔ مرحوم نے جو واقعہ بیان کیا اس میں خفیف سی ایزادی تھی جو اس واقعہ کو مزید ایمان افروز کردیتی ہے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ جب پرانا ڈپٹی کمشنر تبدیل ہوا اور اسی جگہ دوسرا ڈپٹی کمشنر آیا تو نئے ڈپٹی کمشنر نے مقدمہ قتل کی مسل بغور ملاحظہ کی۔ مسل میں سول سرجن کی پوسٹ مارٹم رپورٹ لگی ہوئی تھی جس میں یہ درج تھا کہ متوفی کو "مرگی" کی بیماری تھی۔ اتفاقاً جب ملزم نے متوفی کو مکہ مارا اس وقت اسے مرگی کا دورہ پڑگیا اور دراصل متوفی کی موت مکہ کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ مرگی کے دورہ سے ہوئی ہے۔ چونکہ میں نے خود یہ واقعہ مرحوم سید احمد صاحب سے سنا تھا اس لئے یہ قصہ حضور کی خدمت میں عرض ہے۔"

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ۳۱ جولائی ۱۹۹۵ء کو بعد نماز مغرب و عشاء اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جن نکاحوں کا اعلان فرمایا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) مکرمہ امۃ الولی خانصاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خانصاحب ساکن Batley برطانیہ کا نکاح مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔ مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب کی طرف سے ان کے نانا مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے بطور وکیل ایجاب و قبول کا فریضہ سرانجام دیا۔

(۲) مکرمہ امۃ العلی درثمین صاحبہ بنت مکرم مرزا ادریس احمد صاحب ساکن لاہور کا نکاح مکرم مرزا فضل احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔ اس نکاح میں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے لڑکی اور لڑکے ہر دو کی طرف سے وکالت کے فرائض انجام دیئے۔

(۳) مکرمہ امۃ الحئی منورہ صاحبہ بنت مکرم مرزا اظہر احمد صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مکرم عامر احمد خان صاحب ابن مکرم شاہد احمد خانصاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔ لڑکی کی طرف سے بطور ولی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اور لڑکے کی طرف سے بطور وکیل مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ایجاب و قبول کیا۔

(۴) مکرمہ مبشرہ خلیل صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد صاحب مبشر (امیر جماعت سیرالیون) کا نکاح مکرم صغیر احمد صاحب محمود ابن مکرم غفور احمد صاحب ساکن جرمنی کے ہمراہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔

(۵) مکرمہ منورہ خلیل صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد صاحب مبشر (امیر جماعت سیرالیون) کا نکاح مکرم مسرور احمد صاحب محمود ابن مکرم غفور احمد صاحب ساکن کیلگری کینیڈا کے ہمراہ پانچ ہزار ڈالر کینیڈین حق مہر پر طے پایا۔

(۶) مکرمہ طاہرہ جبیں احمد صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب لندن کا نکاح مکرم انصر الیاس احمد خان ابن مکرم عباس احمد خان صاحب کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۷) مکرمہ بشریٰ ارم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد اکرم صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مکرم مجیب احمد صاحب طاہر ابن مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح ساکن ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔

(۸) مکرمہ ڈاکٹر امۃ الشافی سمیع صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب آف آلٹن برطانیہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ابن مکرم طفیل محمد چودھری صاحب ساکن ربوہ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے (پاکستانی) حق مہر پر طے پایا۔

(۹) مکرمہ خولہ سلیم صاحبہ بنت مکرم کیپٹن محمد سلیم صاحب ساکن کراچی کا نکاح مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ہمایوں ابن مکرم میجر بشیر احمد خانصاحب طارق آف کراچی کے ہمراہ بارہ ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا۔

(۱۰) مکرمہ منصورہ بشیر صاحبہ بنت مکرم میجر بشیر احمد خانصاحب طارق ساکن کراچی کا نکاح مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب ابن مکرم میاں محمد احمد خانصاحب ساکن چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے (پاکستانی) حق مہر پر طے پایا۔

(۱۱) مکرمہ سعدیہ امین صاحبہ بنت مکرم چودھری محمد امین صاحب مرحوم ساکن چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کا نکاح مکرم محمد محسن منہاس صاحب ابن مکرم محمد سرور منہاس صاحب ساکن جرمنی کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے (پاکستانی) حق مہر پر طے پایا۔

اعلانات نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

Kenssy
Fried Chicken
TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۴۴

کالی فاس اور کالی کارب کے مختلف خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۲ اگست ۱۹۹۴ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(لندن: ۲۲ اگست ۱۹۹۴ء) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں اپنے تجربات کے حوالے سے کالی فاس اور کالی کارب سمیت بعض اور ادویات کا تذکرہ فرمایا۔

کالی فاس

KALI PHOS

حضور انور نے فرمایا اس دوا کا روزمرہ مزاج یہ ہے کہ یہ اعصاب کی چوٹی کی دوا ہے اس کا عمومی مزاج یہ ہے کہ سردی سے تکلیف بڑھتی ہے اور نم موسم میں بھی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کی تکلیف کا بڑا وقت صبح کا ہے اور نسبتاً آرام کا وقت شام ہے۔

دوسری بات کالی فاس کی پہچان کی یہ ہے کہ کالی فاس گہری عفونت والے مریضوں سے تعلق رکھتی ہے جس میں خون کا بریک ڈاؤن ہو۔ خون کے ٹشوز کا توازن بگڑ رہا ہو تو کالی فاس کو سوچنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا۔ بعض ہومیو پیتھ ڈاکٹروں نے کالی فاس ہی نہیں بلکہ تمام پوٹاشیم سالٹ کے بارے میں تنبیہہ کی ہے کہ بخار کے دوران پوٹاشیم سالٹ نہ دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات بالکل غلط ہے اس پر بالکل توجہ نہ کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو بات میں سمجھا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ جس طرح چڑھتے بخاروں میں سوڈیم سالٹ نہیں دیئے جاتے اسی طرح اس وقت پوٹاشیم سالٹ بھی نہیں دینے چاہئیں۔ یہ احتیاط صرف چڑھتے بخار کے وقت ہے لیکن اترتے ہوئے بخار میں یہ احتیاط غیر ضروری ہے اور اترتے بخار میں یہ دوا بہترین اثر کرتی ہے۔ ورنہ بعض بخار تو اترتے ہی نہیں۔ ٹائیفائیڈ میں مریض مر جائے گا تو پھر دو گے؟ ایسے تمام مسائل میں کالی فاس چوٹی کی دوا ہے۔

حضور نے فرمایا یادداشت کمزور ہو، نروس بریک ڈاؤن ہو، مزمن پاگل پن ہو جس کی وجہ کا پتہ نہ ہو اور اگر دوسری دوائیں کام نہ کریں تو کالی فاس ایک لاکھ کی طاقت میں دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے کئی مریضوں کو یہ دوا کامیابی سے دی ہے۔

روزمرہ کے پاگل پن اور ہسٹیریا میں فرق ہے۔ دیکھنا ہے کہ یہ اخراجات کے دبنے سے ہوا ہے یا غم سے ہوا ہے۔ اگر وجہ کا علم ہو جائے تو اس کے مطابق دوا دیں۔ اگر وجہ کا علم نہ ہو تو پاگل پن میں یہ دوائیں دیں۔

سلفر ۲۰۰ SULPHUR اور سٹرامونیم ۲۰۰ STRAMONIUM دونوں دوائیں ملاکر دیں تو غیر معمولی فرق پڑجاتا ہے۔

ابارشن کے رحجان میں بھی کالی فاس موثر دوا ہے۔

خون اور اعصاب کے لئے چوٹی کی دوائیں یہ ہیں۔

اعصاب کے لئے

کالی فاس KALI PHOS 6X، کلکیریا فاس CALC. PHOS 6X، میگ فاس MAG. PHOS 6X،

خون کے لئے

کالی فاس KALI PHOS 6X، کلکیریا فاس CALC. PHOS 6X، فیرم فاس FERR. PHOS 6X

فیرم آئرن کا سالٹ ہے۔ خون بنانے اور بخار اتارنے میں بہت مفید ہے۔ فیرم فاس بخار کے شروع میں سردی لگنے کے وقت بھی نقصان نہیں دیتا۔ فولک ایسڈ کی کمی بھی وجہ بنتی ہے۔ لیکن ایسے میں فولک ایسڈ زبردستی دینا نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔

بچوں میں خون کی بہتری کے لئے فیرم فاس کے ساتھ کلکیریا فاس اور کالی فاس بہترین ہے۔

اگر بچہ پیدائش کے وقت سے کمزور ہو تو سلیشیا 6X ساتھ دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ بعد میں بعض اوقات نیٹرم میور بھی شامل کی جاسکتی ہے مثلاً اگر کوئی عورت چھ ماہی پیدائش کی ہو اس کے نتیجہ میں اس کا رحم DEVELOP ہی نہیں ہوا، چھوٹا سا رہ گیا چنانچہ ایک کیس میں رحم بہت سکڑا ہوا تھا، پیدائشی طور پر ڈاکٹروں نے کہا کہ اس مریضہ کو اولاد ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کو نیٹرم میور شامل کی اور سلیشیا بھی۔ تو کامیابی ہوگئی۔ جہاں PREVENTIVE BIRTH کی صورت میں کمیاں ہوں تو نیٹرم میور اور سلیشیا دیں۔

سیپٹک فیور کا نسخہ

کالی فاس۔ فیرم فاس۔ ایکونائٹ

ایکونائٹ ہر بیماری کے شروع میں دیں تو یا فوراً کام کرے گا یا بالکل نہیں کرے گا۔ لیکن فیرم فاس ایکونائٹ کی طرح کام چھوڑتا نہیں۔ لیکن بخار کے شروع میں کالی فاس کے ساتھ ملاکر نہ دیں۔ تاہم جب ایک دفعہ ردعمل بیٹھ جائے تو پھر دیں۔ ہر بخار کا اگلا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اعصاب اور دماغ پر فالج کا حملہ بھی ہوسکتا ہے۔ پہلی دفعہ جب آپ دیں تو PEAK پر دیں۔ پھر رک جائیں اور پھر PEAK پر دیں۔

حضور نے فرمایا جہاں علامات یقینی نہ ہوں وہاں بہترین نسخہ ٹکسالی کا جو اللہ کے فضل سے ہر قسم کے بخار میں کم و بیش ضرور فائدہ دے گا۔ وہ یہ ہے

پائیروجینم PYROGENIUM 200

ٹائیفائیڈینم TYPHOIDINUM 200

کالی فاس 6X، فیرم فاس 6X

جب بخار زیادہ ہو تو پائیرو جینم اور ٹائیفائیڈینم دن میں تین بار دے سکتے ہیں۔ پائیرو جینم خصوصاً عورتوں کے پرسوتی بخار میں چوٹی کی دوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا عورتوں کے اس بخار میں پائیروجینم کو ٹائیفائیڈینم سے ملاکر دینے کا نسخہ میں نے حضرت اماں جانؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے لیا ہے۔

مثانے کے نزلہ میں کالی فاس بہت مفید ہے۔ کالی کارب بھی بہت مفید ہے۔

کالی کارب

KALI CARB

حضور نے فرمایا اس دوا کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ گرمی سے آرام اور تکلیف۔ سردی سے تکلیف اور آرام۔ اگر مریض کا مزاج اس دوا کو قبول کرنے پر تیار نہ ہو تو نقصان ہوتا ہے جس طرح سلیشیا کے ردعمل کے لئے جسم تیار نہ ہو تو نقصان ہو جاتا ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد پیدا ہونے والی تکالیف میں کالی کارب بہت آرام دیتی ہے۔ گاؤٹ میں انگلیاں ٹیڑھی ہونے لگ جائیں، گٹھلیاں سی بن جائیں تو کالی کارب کو اونچی طاقت میں دینا مریض کو مارنا ہی نہیں بلکہ انتہائی تکلیف دہ طریق سے مارنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جوڑوں اور انگلیوں کے مادوں نے جگہ بنا لی ہوتی ہے۔ ان کی ہیئت بگڑ گئی ہوتی ہے۔ اس صورت میں کالی کارب اگر تشخیص کے مطابق صحیح دوا ہو تو اس کا استعمال احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ اس سے پہلے کاربوویج کا کورس دیں۔ بغیر کاربوویج کی تیاری کے یہ دوا دینے سے ناپسندیدہ ردعمل ہوسکتا ہے۔ اونچی طاقت میں بھی اور نچی طاقت میں بھی کاربوویج کا نقصان نہیں ہے۔ کاربوویج چند دن کھلائیں پھر کالی کارب ۳۰ سے زائد طاقت میں نہ دیں۔

حضور نے فرمایا یہ جریان خون میں بھی مفید ہے۔ انتڑیوں سے خون کی اجابت ہونا یہ انٹی مونیم کروڈ کی بھی علامت ہے۔ مگر کالی کارب میں نسبتاً نرم اجابت ہوتی ہے اور ساتھ خون۔ اگرچہ بعض اوقات سخت اجابت بھی دیکھی ہے۔ مگر انٹی مونیم کروڈ میں نارمل اجابت کے ساتھ خون ملا ہوتا ہے نہ کوئی درد ہوتی ہے نہ تکلیف۔ کالی کارب میں دردیں بھی ہیں پیٹ میں بے چینی اور COLIC کا درد ہے۔

کالی کارب بعض اوقات نکس وامیکا کے غلط استعمال کی دوا بن جاتی ہے۔ خصوصاً اگر نکس وامیکا زیادہ دے دی جائے اور اسہال لگ جائیں اور سردرد ہو جائے تو جیلسی میئم سردرد کے لئے اور اسہال کے لئے کالی کارب دیں۔ ایک دو خوراکوں میں اللہ کے فضل سے مریض صحت یاب ہوجائے گا مگر اسے لمبا نہ کریں ورنہ پھر یہ ضرور قبض کرے گی۔

حضور نے فرمایا کالی کارب میں مزاجوں کا اختلاف ہے لیکن چڑچڑاپن نمایاں ہے۔ اکثر اعصابی تکالیف میں ایسا ہوتا ہے۔ اکیلے پن کا خوف بھی ہے اور توہمات کا شکار بھی ہوتا ہے۔ توہمات کمینی سے دور نہیں ہوتے بلکہ زندگی کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔ گرمی سے بھی زودحس اور سردی سے بھی زودحس۔ دانتوں کو گرم چیز سے تکلیف ہوتی ہے مگر سردی بھی تکلیف دیتی ہے بعض دانت سردی سے اتنے زودحس ہو جاتے ہیں کہ ٹھنڈا پانی بھی نہیں پی سکتے۔ دانت کے اردگرد کا گوشت INFLAMED ہو جاتا ہے اس کے ساتھ کبھی DECAY بھی ہوچکی ہوتی ہے۔ کبھی PUS (پیپ) بھی ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا مرکسال دانتوں کی گرمی سردی کی تکلیف کو دور کرتی ہے۔ کالی کارب اس کی ایک خاص دوا ہے جب دانتوں کا تعفن ہو، مسوڑھے گل سڑ گئے ہوں۔ پائیوریا کی شکلیں بن گئی ہیں تو کالی کارب دوا ہے۔

حضور نے فرمایا کالی کارب میں جامد دردیں بھی اور دوڑتی پھرتی دردیں بھی ہیں۔ حضور نے فرمایا مجھے یاد ہے ایک دفعہ سفر کے دوران رات کو کمر میں شدید تکلیف سے آنکھ کھلی یہ سردی کی علامت تھی۔ کمرہ ٹھنڈا ہو لحاف اترا ہوا ہو تو کمر پر اس کا اثر ہوگا۔ فوراً میرے دماغ میں کالی کارب آئی۔ ایک ہی خوراک لی اور اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوگیا۔ اگر دوا کا مزاج سمجھ لیں تو پھر دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

اس کے نورلجیا میں سردی سے اعصاب کو گرمی لگتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے تمام ریشوں کو آگ لگ جاتی ہے۔ گرمی کے SPOTS پیدا ہو جاتے ہیں۔ سردی سے کم ہونے کی بجائے یہ آگ بھڑکتی ہے گرمی سے آرام آتا ہے۔ NERVES جو دبی ہوئی ہوں گرمی سے سکون پاتی ہیں اور سردی سے اس میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ آگ سی لگی ہوتی ہے۔ یہ خاص علامت ہے۔

حضور نے فرمایا نزلے میں اس کا عجیب تضاد ہے۔ نزلہ ہو تو سردرد کو آرام آ جاتا ہے۔ نزلہ بند ہو جیسے SINOCITIS میں تو نکس وامیکا ۱۰۰۰ کی خوراک سے عموماً آرام آ جاتا ہے لیکن کالی کارب میں نزلہ جاری ہو تو سر درد شروع ہوجاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ یہ دوا اپنے تضادات ہی سے پہچانی جاتی ہے۔ اس میں نزلہ جاری ہو تو سر کھوکھلا محسوس ہوتا ہے اور کھوکھلے سر کی درد کالی کارب کی خاص علامت ہے۔

مثانے کے نزلہ میں کالی فاس خاص دوا ہے اس کا وقت دن بھر ہے سارا دن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پیشاب آتا ہے۔

لیکن کالی کارب میں رات کو سونے کے بعد وہ مریض بھی جس کو ذیابیطس نہیں ہے وہ بھی بار بار اٹھتا ہے خصوصاً ۳ سے ۴ بجے رات تک۔

کالی کارب کا مثانہ بڑا حساس ہو جاتا ہے۔ ذرا سا بھی پیشاب ہو تو اسے باہر نکال دے گا۔ عورتوں کو پیشاب روکنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ غسلخانے تک جانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ افراتفری بڑھ جاتی ہے۔ یہ کالی کارب کی خاص علامت ہے۔ اس کے علاوہ جلد جلد گلا خراب ہونا، گلے کے گلینڈز کا موٹا ہو جانا۔ پیچھے کے گلینڈز پھول جاتے ہیں دونوں طرف کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ سخت ہو جاتے ہیں اسم میں کالی کارب اچھا اثر کرتی ہے۔

جسم میں جگہ جگہ دردیں ہوں۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے اوپر کی ورم خاص طور پر اس میں نمایاں ہے۔

اس میں پیٹ میں ہوا بھرنا بھی ہے مگر یہ کوئی خاص علامت نہیں۔ ۵۰، ۶۰ دواؤں میں ایسا ہوتا ہے۔ یہ تفریق کرنے والی چیز نہیں ہے۔

کالی کارب میں بواسیر کے موکے ہیں۔ اس کے لئے مریض کا معائنہ کرنا چاہئے۔ کالی کارب اور ایسکولس AESCULUS میں فرق یہ ہے کہ ایسکولس میں سختی اور نیلاہٹ ہوتی ہے۔

۲۴ اگست ۱۹۴۵ء

تحریک جدید کے واقفین زندگی کے ذریعہ مغرب میں تبلیغ اسلام کا آغاز

(شیخ ناصر احمد۔ سوئٹزرلینڈ)

مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب جو تحریک جدید کے واقفین زندگی کے پہلے گروپ میں تھے مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۵ء کو سوئٹزرلینڈ میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ انکی وفات سے خاکسار کو پچھلا سارا زمانہ یاد آگیا جس زمانہ میں واقفین زندگی کے پہلے گروپ نے براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ تربیت پائی تھی۔ تحریک جدید کے ماتحت وقف زندگی کی تحریک ۱۹۳۸ء میں کی گئی لیکن اس سے قبل ۱۹۳۴ء کے آخر میں تحریک جدید کا آغاز فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے علاوہ بہت سے دیگر مطالبات کے نوجوانوں کو تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ یاد رہے کہ ابتداء میں تحریک جدید کا سارا پروگرام صرف تین سال کے لئے محصور کیا گیا تھا لیکن تین سال پورے ہونے پر ۱۹۳۸ء میں اس تحریک کو مزید سات سال پر ممتد کردیا گیا اور دس سال گزرنے کے بعد اسے مستقل تحریک قرار دے دیا گیا۔

وقف زندگی کرنے والے احمدی نوجوانوں کے لئے یہ شرط تھی کہ یا وہ بی اے پاس ہوں یا مولوی فاضل۔ ۱۹۳۸ء میں خاکسار لائلپور کے گورنمنٹ کالج میں بی اے کے آخری سال میں تھا۔ غالباً جون ۱۹۳۸ء میں بی اے کے امتحان کا نتیجہ نکلا تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں وقف کی درخواست بھجوادی۔ تاہم دیر تک کوئی جواب نہ آیا۔ اسی سال حضورؓ کی قادیان واپسی کے بعد یہ ارشاد ملا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان انٹرویو کے لئے پہنچ جاؤ۔

جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد خاکسار مکرم مولوی عبدالرحمن انور صاحب مرحوم (جو انچارج دفتر تحریک جدید تھے) کی معیت میں حضورؓ کی خدمت میں ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو حاضر ہوا۔ حضور نے کچھ سوالات کئے اور بعد میں فرمایا کہ واقفین کے ساتھ مل کر پڑھائی میں شامل ہوجاؤ۔ محلہ دارالفضل قادیان میں جس مکان میں واقفین زندگی کا پہلا گروپ رہائش پذیر تھا۔ اسے "دارالمجاہدین" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ایک دن ملاقات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا یہ "دارالمجاہدین" کیا ہوتا ہے؟ تم تو ابھی پڑھ رہے ہو۔ تیار کئے جارہے ہو۔ مجاہدہ کا تو ابھی وقت نہیں آیا۔ پہلے سے ہی اپنے آپکو مجاہد بنالیا ہے۔ چنانچہ فوری طور پر "دارالمجاہدین" کو "دارالواقفین" کا نام دے دیا گیا۔

ان سطور کے ذریعہ اس زمانہ کے بعض حالات کا ذکر کرنا مقصود ہے جن کا علم نئی نسلوں میں سے بہت سے افراد کو نہیں ہے۔ عنوان میں ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کا ذکر ہے اور اس کی مناسبت سے پچاس برس بعد ان سطور کو حوالہ قلم کرنے کی تحریک ہوئی ہے۔

واقفین زندگی کی قیام گاہ میں خاکسار سے پہلے وقتاً فوقتاً دس واقفین احباب چند ماہ قبل پہنچ چکے تھے اور تربیت کے پروگراموں کی تشکیل ہورہی تھی۔ ان دس واقفین زندگی میں سے کچھ تبلیغ کے لئے اور باقی مرکز میں دوسرے کاموں کے لئے تجویز ہوئے تھے۔ ہر واقف زندگی کو ایک رول نمبر ملا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے خاکسار کا رول نمبر ۱۱ تھا۔ خاکسار سے پہلے پہنچنے والے احباب کے نام اپنی یادداشت سے لکھتا ہوں۔ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مرحوم کرم شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب، مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مرحوم مکرم میاں عبدالحئی صاحب مرحوم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب، مکرم پیر محمد عالم صاحب، مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب مرحوم مکرم غلام یٰسین صاحب مرحوم مکرم مولوی نورالحق صاحب اور گیارھویں نمبر پر خاکسار کا نام تھا۔ بعد میں مزید واقفین زندگی بھی شامل ہوتے رہے۔ جن میں سے مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مرحوم اور مکرم عبداللطیف صاحب بھی شامل تھے۔ ایک اور واقف زندگی مکرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم کا ذکر بھی اس فہرست میں ضروری ہے۔

واقفین کے اس گروہ کی اول تربیت تو حضورؓ کی طرف سے ہوتی رہی۔ چونکہ ابھی باقاعدہ نصاب نہ تھا اور سب کچھ ابتدائی تجرباتی مراحل سے گذر رہا تھا اس لئے مختلف مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ مقرر کئے گئے تھے جن میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ، مکرم مولوی غلام احمد بدوملہوی صاحب مرحوم مکرم مولوی ارجمند خان صاحب اور مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم کا ذکر کرتا ہوں جو بیک وقت ہمارے ساتھ طالب علم بھی تھے اور عربی صرف نحو کے لئے ہمارے استاد بھی۔ مختلف اساتذہ قرآن کریم، حدیث، فقہ وغیرہ پڑھانے کے لئے مقرر تھے۔ جو واقفین ساتھ کے ساتھ شامل ہوتے رہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ مکرم مولوی محمد احمد جلیل صاحب، مکرم مولوی صدرالدین صاحب، مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب۔

دارالواقفین میں ٹریننگ کے دوران واقفین کو بنیادی طبی معلومات بہم پہنچانے کا بھی انتظام تھا۔ اس سلسلہ میں واقفین نے بعض دفعہ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحبؓ سے بھی استفادہ کیا۔ تعلیم و تربیت کا یہ سلسلہ کم و بیش سات برس تک جاری رہا۔

۱۹۴۴ء میں ایک روز حضورؓ نے واقفین کو قصر خلافت میں طلب فرمایا۔ ہم سب حضورؓ کے ساتھ قصر خلافت کے کھلے صحن میں زمین پر بیٹھے تھے۔ حضورؓ نے ایک کاغذ لے کر باہر بھجوائے جانے والے واقفین کو ملکوں کے لحاظ سے تقسیم کرنا شروع کردیا۔ اور ساتھ کے ساتھ مشورہ بھی فرماتے رہے۔ یورپ کے مندرجہ ذیل ممالک میں تحریک جدید کے واقفین زندگی کے پہلے گروہ کو بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ انگلستان، فرانس، جرمنی، اٹلی، سپین، ہالینڈ۔ ان چھ ممالک میں کل تیرہ مبلغین کو بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ ہر ملک میں دو لیکن جرمنی میں تین۔ جن میں خاکسار کا نام بھی تھا۔ بقیہ واقفین کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ مرکز میں مختلف خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی۔ ان واقفین میں مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب، مکرم مولوی نورالحق صاحب، مکرم مولوی محمد احمد جلیل صاحب۔ یورپ کے علاوہ شمالی امریکہ کے لئے بھی مبلغین کا تقرر ہوا۔

دسمبر ۱۹۴۴ء میں شروع میں ایک دن مسجد مبارک قادیان میں نماز مغرب کے بعد حضورؓ حسب معمول مسجد میں بیٹھے رہے اور خاکسار کو بلاکر فرمایا کہ جنگ اب ختم ہونے والی ہے تم اپنا پاسپورٹ وغیرہ بنوالو اور انگلستان جانے کے لئے تیاری کرو تاکہ وقت آنے پر فوری طور پر روانہ ہوسکو۔ پاسپورٹ تو حضورؓ کی ہدایت پر ۱۹۳۹ء میں ہی بنوا لیا گیا تھا۔ اب اس کی توسیع کی ضرورت تھی جو جنگ کی وجہ سے بےحد مشکل امر تھا۔ مرکزی حکومت تک جانا پڑتا تھا۔ بہرحال یہ مرحلہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے طے پاگیا لیکن ایک دوسرا کٹھن مرحلہ یہ تھا کہ بحری جہاز میں سیٹ کس طرح حاصل کی جائے۔ اس کے لئے کئی لوازمات پورے کرنے تھے۔ جب اس لحاظ سے تیاری مکمل ہوگئی تو جولائی کے تیسرے ہفتہ میں خاکسار حضور سے اجازت لے کر سندھ گیا تا عزیز و اقارب سے الوداع ہو سکوں۔ اس سے قبل خاکسار نے ٹامس کک والوں کو سندھ میں اپنا پتہ بتا دیا تھا تا وہ مجھے بحری جہاز کی روانگی کی تاریخ سے مطلع کرسکیں۔

اسی سفر کے دوران خاکسار کو اچانک دو تار ایک ہی مضمون کے موصول ہوئے۔ ایک تار دفتر تحریک جدید قادیان کی طرف سے دوسرا ٹامس کک والوں کی طرف سے کہ یکم اگست کو بمبئی پہنچ جاؤ۔ یہ تار خاکسار کو ۲۹ جولائی کی شام کو ملے جبکہ وہ آخری ریل گاڑی بھی نکل چکی تھی جو مجھے بروقت بمبئی پہنچا سکتی تھی۔ فوری طور پر مشورے کرکے یہ فیصلہ ہوا کہ اب پتھورو سٹیشن سے اگلے دن ایک میل ٹرین کے ذریعہ اگلی گاڑیوں سے کنکشن کیا جائے۔ خاکسار اس شام کنری میں تھا۔ پتھورو تک پہنچنے کے لئے کار کی ضرورت تھی۔ ناصر آباد اسٹیٹ میں محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو صورت حال کی اطلاع دی گئی۔ انہوں نے راتوں رات مزدور لگواکر ناصر آباد سے پتھورو جانے والی کچی سی سڑک جو کیچڑ سے بھری ہوئی تھی اسے کسی قدر ہموار کیا تا کار گذر سکے۔

ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ڈلہوزی میں تھے۔ خاکسار قادیان تک بھی نہ جاسکتا تھا۔ بعد میں حضورؓ نے ازراہ شفقت اپنی ایک انگوٹھی "الیس اللہ بکاف عبدہ" والی بھجوائی اور دست مبارک سے ایک خط بھی نصائح کا لکھا۔

مورخہ ۳۰ جولائی کو ناصرآباد اسٹیٹ سے جس محبت، پیار اور اعزاز کے ساتھ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور صاحبزادی محترمہ باجی امۃ الرشید صاحبہ نے خاکسار کو الوداع کہا اس کا نقش ان مٹ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مختلف ریل گاڑیوں میں دو راتیں سفر کرتے اور مارواڑ، احمد آباد وغیرہ علاقوں سے گذرتے ہوئے خاکسار یکم اگست ۱۹۴۵ء کی صبح کو پہلی مرتبہ بمبئی پہنچا لیکن اس حالت میں کہ نہ پاسپورٹ میرے پاس تھا اور نہ ہی بحری جہاز کا ٹکٹ خریدنے کے لئے رقم۔ مرکز سے محترم ملک عطاء الرحمن صاحب مرحوم کو میرے لئے ضروری سامان کے ساتھ بمبئی بھجوایا گیا جو میرے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی سے اترے اور ہم دونوں نے ٹامس کک کے دفتر میں جاکر اپنی آمد کی اطلاع دی۔ ان دنوں بمبئی کے مبلغ حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب مرحوم تھے۔ جماعت بمبئی نے خاکسار کو الوداعی پارٹی دی اور واقفین زندگی کی طرف سے بھی بوساطت محترم ملک عطاء الرحمن صاحب خاکسار کو الوداعی ایڈریس دیا گیا۔

۴ اگست ۱۹۴۵ء کو خاکسار بحری جہاز ARUNDEL CASTLE میں انگلستان کے لئے روانہ ہوا۔ یہ انیس روز کا بحری سفر تھا اور کرایہ ۴۷۰ روپے یعنی ۳۵ پاؤنڈ تھا۔ اس جہاز میں جنگی حالات کی وجہ سے بہت سی تبدیلیاں کی گئی تھیں تا زیادہ سے زیادہ فوجی اس میں نقل و حرکت کرسکیں۔ چنانچہ ہزارہا برطانوی فوجی جو مشرق بعید سے واپس انگلستان جارہے تھے اس میں سوار تھے اور عام شہریوں کی تعداد صرف چالیس تھی جو سب کے سب بطور طالب علم یہ سفر کر رہے تھے وگرنہ ویسے کسی کو سیٹ نہیں مل سکتی تھی۔ جہاز میں رہائش اور کھانا وغیرہ بس ایسا ویسا ہی تھا تاہم ہمیں خوشی تھی کہ جنگ کے زمانہ میں بحری جہاز میں سیٹ مل گئی تھی۔

یورپ میں تو دوسری عالمگیر جنگ مئی میں ختم ہوچکی تھی تاہم ابھی تک جاپان نے ہتھیار نہیں ڈالے تھے۔ ہمارے بحری سفر کے شروع ہونے کے چند روز بعد جہاز کے ریڈیو پر ہیروشیما اور پھر ناگا ساکی پر دنیا کی تاریخ میں پہلی بار ایٹم بم گرائے جانے کی خبر سنی۔ اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہوگیا ہے۔ آہستہ آہستہ اس تاریخی سانحہ کی تفاصیل آنی شروع ہوگئیں۔ ہمارے سفر کے دوران ہی جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جنگ تو ختم ہوگئی لیکن جنگی حالات اور پابندیاں دیر تک قائم رہیں۔ ہمیں اجازت نہیں تھی کہ جہاز سے اپنی نقل و حرکت کے بارہ میں کوئی اطلاع باہر بھجوائیں۔ اگرچہ انگلستان میں کسی مبلغ کی آمد کا انتظار تھا لیکن خاکسار مکرم مولوی جلال الدین شمس صاحب کو جو ان دنوں امام مسجد لندن تھے اپنی آمد کے بارے میں کوئی معین اطلاع نہ دے سکتا تھا

واقفین نو کے والدین کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

نہ جہاز کا نام بتاسکتا تھا نہ یہ کہ کب کس بندرگاہ پر پہنچے گا۔ اس کا علم ہمیں خود بھی نہیں تھا۔ باِلآخر جہاز نہر سویز سے گذرتا ہوا ۲۳ اگست ۱۹۴۵ء کی صبح کو لورپول پہنچا لیکن ہجوم ٹریفک کی وجہ سے ہمیں مزید ۲۴ گھنٹے جہاز میں ہی ٹھہرنا پڑا۔

باِلآخر ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کی صبح کو خاکسار دعائیں کرتے ہوئے جہاز سے اترا اور دوسرے طلباء کے ساتھ ریل گاڑی پر سوار ہوکر لندن کے ریلوے سٹیشن لورپول سٹریٹ پر اترا۔ خود ہی رستے پوچھتا ہوا شام سات بجے کے قریب مسجد پہنچ گیا۔ ایک انگریز احمدی مسلمان مسٹر بلال نٹل نے دروازہ کھولا اور ان الفاظ کے ساتھ خوش آمدید کہا کہ ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ خاکسار مکرم مولوی جلال الدین شمس صاحب سے مل کر سب سے پہلے مسجد میں گیا اور شکرانہ کے نفل ادا کئے۔

اس موقعہ پر ایک نہایت اہم واقعہ کو ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے جس کا تعلق ایٹم بم کے گرائے جانے، جاپان کے ہتھیار ڈالنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک رؤیا کے پورا ہونے سے ہے۔ لندن پہنچنے کے غالباً ایک دو روز بعد قادیان سے حضورؓ نے بذریعہ تار مکرم مولوی جلال الدین شمس صاحب سے دریافت فرمایا کہ خاکسار کا جہاز نہر سویز سے کس تاریخ کو گذر رہا تھا۔ مکرم مولوی صاحب نے خاکسار سے معلوم کرکے حضورؓ کو جواباً تار دے دیا۔ جس کے ملنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد مبارک میں مجلس عرفان کے دوران اپنے ایک خواب کا ذکر فرمایا۔ حضور نے دیکھا کہ حضور وسیع و عریض پانیوں میں ہیں اور ایک جہاز پر جارہے ہیں۔ اس میں اتحادی حکومتوں کے بڑے بڑے فوجی افسر ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ کب جاپان کا بادشاہ آئے اور ان کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کے معاہدے پر دستخط کرے لیکن وہ ابھی متذبذب ہے اور دستخط کرنے پر تیار نظر نہیں آتا۔ سیدنا حضورؓ بھی اس جہاز پر موجود ہیں۔ باِلآخر جاپان کے شاہنشاہ نے بادل ناخواستہ ہتھیار ڈال دینے کے معاہدہ پر دستخط کر ہی دیئے۔ جب یہ واقعہ وسط اگست ۱۹۴۵ء کو پیش آیا تو بعینہ وہی نظارہ تھا جسے خدا تعالیٰ نے حضورؓ کو رؤیا میں دکھایا تھا اور ہوا بھی اسی دن جب کہ خاکسار کا بحری جہاز نہر سویز کے پانیوں میں سے گذر رہا تھا۔ مجلس عرفان میں جب اس رؤیا کے پورا ہونے کا ذکر آیا تو حضورؓ نے فرمایا

"اگرچہ میں خود تو اس موقعہ پر موجود نہیں تھا لیکن میرا نمائندہ (یعنی خاکسار) اس وقت عین رؤیا والے حالات میں سمندر میں سے گذر رہا تھا"۔ قادیان سے مکرم مولوی نورالحق صاحب نے خاکسار کو اس واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے مبارکباد دی۔

انگلستان میں قیام کے دوران خاکسار پہلے مکرم مولوی جلال الدین شمس صاحب کے ساتھ بطور نائب امام کام کرتا رہا۔ ہم کبھی کبھی تبلیغی مجالس قائم کرنے کے لئے ہائیڈ پارک جایا کرتے تھے۔ اسی عرصہ میں خاکسار کو تاریخ احمدیت میں مشہور و معروف ہستی کرنل ڈگلس سے ذاتی طور پر مل کر ان کی زبانی اس مقدمہ کے حالات سننے کا موقعہ بھی ملا جس قتل کے جھوٹے مقدمہ میں انہوں نے مسیح زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باعزت طور پر بری کردیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر خاکسار نے لندن یونیورسٹی کے کالج School of Oriental and AfricanStudics میں داخلہ لے لیا اور ساتھ کے ساتھ دوسرے کاموں میں محترم مولوی صاحب کا ہاتھ بٹاتا رہا۔ خاکسار کی آمد کے دو ماہ بعد مزید واقفین زندگی مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب اور مکرم عبداللطیف صاحب انگلستان پہنچے اور پھر جنوری ۱۹۴۶ء میں واقفین زندگی کا ایک گروپ انگلستان پہنچ گیا اور مبلغین اپنے اپنے ممالک میں جانے کی تیاریوں میں مشغول ہوگئے۔ جنگ عظیم کے بعد جرمنی کے خصوصی حالات کے پیش نظر ہمیں جرمنی جانے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ اس پر حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ چلے جاؤ اور وہاں سے جرمنی میں تبلیغ کا آغاز کرو۔ چنانچہ خاکسار ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو سوئٹزرلینڈ پہنچا اور وہاں سے تھوڑے تھوڑے وقت کے لئے جرمنی پر قابض اتحادیوں کی اجازت سے جرمنی جاتا رہا اور جنگ کے بعد پہلی جماعت جرمن افراد کی ہمبرگ میں قائم ہوئی۔ صدر مقام زیورک ہی رہا جہاں سے آسٹریا میں بھی تبلیغ کا کام جاری رہا تاہم یہ ایک الگ داستان ہے۔ یہ سطور صرف ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کی یاد میں سپرد قلم کی ہیں جبکہ تاریخ احمدیت میں مغربی ممالک میں تحریک جدید کے واقفین زندگی کے ذریعہ تبلیغ کا کام شروع ہوا۔ اگرچہ انگلستان میں صدر انجمن احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ تبلیغ کا کام بہت پہلے سے شروع ہوچکا تھا۔

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

بورکینا فاسو

BURKINA FASO

(محمد ادریس شاہد)

افریقہ میں بولی جانے والی دو لوکل زبانوں کا مجموعہ ہے جس کا مطلب ہے باہمت، باحوصلہ اور باضمیر انسانوں کا ملک۔ یہ نام ہماری دنیا کے اکثر لوگوں کے لئے نیا ہے اور جب بھی ذکر ہو تو عموماً یہی سوال دہرایا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے اور اگر یہ ایک ملک ہے تو کہاں واقع ہے اور کس قسم کا ہے۔

مغربی افریقہ کے ممالک میں سے گھانا کو دنیا بھر میں بڑی شہرت حاصل ہے۔ ہمارا ملک بورکینا فاسو گھانا سے شمال کی طرف واقع ہے ۱۹۸۶ء تک اس کا نام اپروولٹا تھا بعد میں آنے والی حکومت نے اس نام کو موزوں نہ سمجھتے ہوئے بدل کر اپنے بہترین کردار کی عکاسی کرنے والا نام "بورکینا فاسو" اپنی مادر وطن کو دیا۔ اس کا رقبہ ۲۷۴۲۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔ آبادی ۹۸ لاکھ ہے۔ گھانا کے علاوہ آئیوری کوسٹ، مالی، نائیجر، بینن اور ٹوگو کی سرحدیں اس کے ساتھ ملتی ہیں لیکن کسی طرف سے بھی سمندر کا ساتھ نہیں جس کی وجہ سے

(۱) درآمد و برآمد کے نظام پر گہرا اثر پڑتا ہے اور مہنگائی دیگر ہمسایہ ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔

(۲) اکثر علاقہ میں بارش بہت کم ہوتی ہے سوائے اس حصہ کے جو آئیوری کوسٹ کے ساتھ ملتا ہے۔ عمومی لحاظ سے برسات کا موسم ایک ہی ہے جو جون کے آخر سے شروع ہوکر اکتوبر کے آخر تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں جہاں فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے وہاں سال بھر کے استعمال کے لئے پانی بھی جمع کرلیا جاتا ہے لیکن اگر بارش زیادہ مقدار میں نہ برسے تو بےچارے عوام کی زندگی ہر طرح مشکل ہو جاتی ہے۔ مقامی طور پر سب سے زیادہ مکئی اور باجرہ کی کاشت کی جاتی ہے اور یہی ان کی عمومی غذا ہے۔ اس کے علاوہ جن علاقوں میں قدرت نے پانی کی کچھ سہولت مہیا کر رکھی ہے وہاں پر گنا اور کپاس بھی کاشت کئے جاتے ہیں۔ اب چاولوں کی کاشت کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

تمدن کے لحاظ سے یہ ملک افریقہ کے دیگر ممالک کی طرح ہے۔ یہاں پر بھی متعدد قبائل آباد ہیں اور ہر قبیلہ کی اپنی رسوم و روایات ہیں۔ سب سے بڑا اور منظم قبیلہ Mossi کہلاتا ہے جس کی زبان مورے ہے۔ کل زبانیں جو یہاں بولی جاتی ہیں ان کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے لیکن ان میں سے تین زیادہ تر بولی اور سمجھی جاتی ہیں یعنی مورے، فولا اور جولا۔ سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔

اگر مذہب کی بات کریں تو ۵۳٪ افراد مسلمان ہیں اور باقی عیسائی ہیں یا لامذہب، بت پرست ہیں۔

اس ملک میں جماعت احمدیہ کا پیغام ۵۱-۱۹۵۰ء میں گھانا کی طرف سے پہنچا۔ ابتداء میں Sourou کے علاقہ میں دو جماعتیں قائم ہوئیں اور ان کی خوب مخالفت بھی ہوئی۔ حتیٰ کہ ایک جماعت Kougny کے افراد کو گاؤں بدر کردیا گیا اور ان کے گھر جلا دیئے گئے لیکن خدا نے ان کو ہر حال میں استقامت بخشی۔ اپنے گاؤں سے ہجرت کرکے جس گاؤں میں جاکر آباد ہوئے وہاں بھی جماعت قائم ہوگئی۔ ان کو پناہ دینے والے ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ مجھ پر ہر طرح کا دباؤ ڈالا گیا اور جماعت کے بارہ میں بہت غلط باتیں کی گئیں لیکن چونکہ میں خود حقائق دیکھ چکا تھا اس لئے میں نے تمام مخالفوں کو ایک ہی جواب دیا کہ

"خدا نے دیکھنے کے لئے آنکھیں دی
ہیں اور میں اپنی آنکھوں سے کچھ
دیکھ رہا ہوں۔ اب آپ لوگ مجھ
سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آنکھوں
کی بجائے دانتوں سے دیکھوں۔ مجھ
سے اس بات کی توقع نہ رکھیں"۔

۱۹۶۰ء میں فرانسیسی کالونیوں کی آزادی کا دور شروع ہوا جب آئیوری کوسٹ کو آزادی ملی تو خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا مرکز بھی وہاں قائم کردیا گیا۔ اب گھانا کے علاوہ اس جانب سے بھی داعیان الی اللہ پیغام حق لے کر یہاں آنے شروع ہوئے اور خدا کے فضل سے متفرق جگہوں پر ان کو کسی حد تک کامیابی بھی ہوئی مگر یہ تمام کوششیں بکھری ہوئی تھیں اور ان موتیوں کو ایک لڑی میں پرونے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں گھانا جماعت نے اس طرف توجہ شروع کی اور مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر جماعت احمدیہ گھانا نے خود ایک دورہ کیا اور واگا دوگو (دارالحکومت) کے احمدیوں کو اکٹھا کرکے حضور انور کی ہدایات پہنچائیں۔ نیشنل مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا اور ۱۹۸۶ء میں جماعت رجسٹرڈ ہوگئی۔ ۱۹۸۸ء میں گھانا ہی سے ایک مبلغ مکرم عمر فاروق صاحب چند ماہ کے لئے تشریف لائے۔ ۱۹۸۹ء میں مکرم مظفر احمد منصور صاحب کی تقرری ہوئی مگر وہ بھی چند ماہ کے بعد پاکستان تشریف لے گئے۔

جنوری ۱۹۹۰ء میں خاکسار کی تقرری یہاں ہوئی اسی سال مارچ میں جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس سے متفرق جگہوں پر بکھرے ہوئے احمدیوں یا ان کے نمائندوں کو پہلی دفعہ اکٹھا ہوکر ایک دوسرے سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔ اگست ۱۹۹۰ء میں برادرم مکرم محمد طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ بھی تشریف لے آئے اور اب ہم ایک اکیلا اور دو گیارہ کے مصداق بن گئے۔ اس سال ۱۹۹۰ء میں خدا تعالیٰ نے تقریباً دو ہزار افراد کو قبول حق کی توفیق بخشی اور اب یہ قافلہ دن رات بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اس وقت ہم چار مرکزی مبلغین ہیں اور چھ مقامی معلمین ہیں اس مختصر سی ٹیم کے ذریعہ اللہ کی مدد اور نصرت سے جو فتوحات حاصل ہورہی ہیں اس کا اندازہ کوئی عقل نہیں کرسکتی۔ لیکن ایک صاحب ایمان جانتا ہے کہ یہ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں ہیں جو رحمت بن کر آسمان سے نازل ہورہی ہیں اور خدا تعالیٰ کے عظیم وعدے پورے ہورہے ہیں جو اس نے اپنے بندہ سے کئے ہیں۔ فالحمدللہ۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ ۔ محمود احمد ملک)

★★انگریزی کے جریدہ ماہنامہ "ریویو آف ریلیجنز" جون ۹۵ء میں روحانی علاج ہومیو پیتھی کے بانی ہانمن کے حالات زندگی قلمبند کئے گئے ہیں۔ ہانمن اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل تک قریباً ایک سو ادویات کی علامات معلوم کرچکے تھے، وہ کہتے ہیں "زوداثر، یقینی اور مستقل شفا کے لئے صرف یہی قانون شفا ہے جو قدرت کے دائمی اور غیر متغیر قانون کی بنیادوں پر قائم ہے"۔.... اسی شمارے میں "اسلام میں نبوت کی حقیقت" اور "محبت الٰہی" جیسے اہم مضامین بھی شامل اشاعت ہیں۔

★★ "ریویو آف ریلیجنز" کے جولائی ۹۵ء کے شمارے میں "اسلامی طبی قوانین" پر مضمون میں کئی اہم مسائل مثلاً ضبط تولید، جینیٹک انجینئرنگ، ٹسٹ ٹیوب بچے، اسقاط حمل، اعضاء کا عطیہ، ختنہ، روزہ سمیت بہت سے معاملات پر بحث کی گئی ہے۔ اسی شمارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی، حضرت مسیح موعودؑ کے چند صحابہ کی سیرت و سوانح، بانیان مذاہب کا احترام عالمی پرامن معاشرہ کا قیام جیسے موضوعات پر بھی مقالے شامل ہیں۔

★★لجنہ اماء اللہ ناروے کا سہ ماہی رسالہ "زینب" اوسلو سے شائع ہوتا ہے۔ اسکا جلد ۵ کا شمارہ ۲ موصول ہوا ہے جس کے ۴۰ میں سے ۸ صفحات نارویجن اور باقی اردو زبان میں ہیں۔ اردو صفحات مختصر مضامین اور دلچسپ تحریروں سے مزین ہیں۔

★★میامی (امریکہ) سے شائع ہونے والے "النصیر" جولائی ۹۵ء کے پہلے مضمون میں (مرتبہ محترم حمید احمد خان صاحب) پاکستان میں اسلام کے نام پر ہونے والے مظالم اور دستور کے ظالمانہ قوانین کو اسلامی تعلیمات اور آنحضرتؐ کی سنت سے متضاد ثابت کیا گیا ہے۔ چند مختصر مضامین کے علاوہ برادرم زید ایم جلیل کی قبول احمدیت کی داستان اس شمارہ میں بیان ہوئی ہے جنہیں احمدیوں میں جذبہ اخوت نے بہت متاثر کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ افراد جماعت میں محبت، پیار اور مدد کے جو جذبات پائے جاتے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ نیز احمدی اسلامی تعلیمات کو جس بردباری اور جذبہ احترام کے ساتھ دوسروں تک پہنچاتے ہیں وہ طریق دوسروں کے لئے بہت آسانی پیدا کردیتا ہے۔

★★کینیڈا کے "احمدیہ گزٹ" کے مئی کے شمارہ میں دیگر مضامین کے علاوہ "سندھ کی احمدیہ اسٹیٹس" کے بارے میں محترم غلام احمد عابد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت کے مطابق صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور افراد خاندان حضرت اقدسؑ نے سندھ میں ہزاروں ایکڑ زمین خریدی جن پر کاشتکاری اور آباد کاری کے لئے ہزاروں احمدیوں نے سندھ کا رخ کیا۔ کئی گاؤں آباد کئے اور ہر گاؤں کسی بزرگ کے نام سے منسوب ہوا۔ گاؤں کے مزارعین کو برابر زمین دی گئی اور نگرانی کے لئے منشی، منیجر اور جنرل منیجر کا تقرر عمل میں آیا۔ عملہ کی محنت، دیانت اور تدابیر کی وجہ سے جلد ہی بنجر زمینیں لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل ہوگئیں۔ جماعت نے علاقہ میں سڑکوں کا جال بچھا دیا، سکول اور شفاخانے قائم کئے، ہر گاؤں میں مسجد بنائی اور ان خدمات کی وجہ سے احمدی سماجی حلقوں میں بہت مقبول ہوگئے۔ ۱۹۷۴ء میں زرعی اصلاحات کے نام پر جماعت کی بہت سی زمین سرکاری تحویل میں لے لی گئی۔ چنانچہ بےشمار افراد یہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ ضیاء الحق کے دور میں کلمہ طیبہ کی خاطر یہاں کے خدام نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور ہر قسم کی مشکلات اور اسیری کو مسکراتے چہروں سے برداشت کیا۔

★★جماعت احمدیہ جاپان کے "مکتوب جاپان" کا سالانہ نمبر موصول ہوا ہے جو ایک عمدہ پیشکش ہے۔ اس شمارہ میں مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کے تیرھویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اجتماع میں ۲۲ خدام شریک ہوئے۔ اطفال الاحمدیہ جاپان کے پہلے اجتماع کی رپورٹ بھی شائع ہوئی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کوریا کے دوسرے سالانہ اجتماع کی رپورٹ بھی اس شمارہ میں شامل ہے اور لجنہ اماء اللہ جاپان کے پانچویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ بھی جس میں ۳۴ خواتین نے شرکت کی۔ جاپان میں تین نئی جماعتوں فوکواوکا، سوزوکا اور یوکوسکا کے قیام کی خوشکن اطلاع بھی شائع ہوئی ہے اور آخر میں کوبے کے تباہ کن زلزلہ کے بعد جماعت کی خدمات اور جاپانیوں کے جماعت کو خراج تحسین پر ایک تفصیلی رپورٹ شامل اشاعت ہے۔

★★روزنامہ "الفضل" یکم جولائی میں شائع ہونے والی محترم نسیم سیفی صاحب کی نظم سے دو اشعار

شباب حشر در آغوش حسن لاجواب آؤ
مٹا ڈالوں میں اپنے دل سے فکر احتساب آؤ
تمہاری تابش رخ کی کہاں سے تاب لاؤں گا
مرے دل میں جو آؤ تو حجاب اندر حجاب آؤ

★★حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحب بلند پایہ ادیب و شاعر، ماہر لسانیات اور اردو کے علاوہ عربی، فارسی، کشمیری، ہندی اور گورمکھی زبانوں کے بھی شاعر تھے۔ گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی اور ۱۹۰۶ء میں قادیان ہجرت کرگئے جہاں آپؓ نے قلم کے خوب جوہر دکھائے۔ مخالفین احمدیت کو شعر کا جواب شعر میں بھی دیا۔ شاعری میں مقصدیت پیش نظر رہی۔ اکثر کہے جانے والے اشعار سے قبل پس منظر بھی بیان فرما دیتے۔ آپکے مجموعہ کلام "نغمہ اکمل" پر محترم انور ندیم علوی صاحب نے جو تبصرہ کیا ہے وہ "الفضل" ربوہ ۹ جولائی کی زینت ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو

دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بےدلبر یکتا قرار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ وہ ہو ناتمام
اس طرح ایمان بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

اگر دھوپ خوب چمک رہی ہو اور موسم گرم ہو تو طبعًا دل نہانے کو چاہے گا۔ یورپ میں گرم دن تو قسمت سے ہی آتے ہیں لیکن دوسرے گرم ممالک مثلاً پاکستان اور آسٹریلیا میں موسم گرما خوب خوب گرمی لے کر آتا ہے۔ وہ لوگ جو سمندر کے قریب رہتے ہیں پکنک منانے کے لئے سمندر کا رخ کرتے ہیں اور سمندر کے پانی میں نہا کر گرمی کے زور کو کم کرتے ہیں۔

سخت گرمی کے دنوں میں درجہ حرارت میں اضافہ کی وجہ سے بڑی طاقتور موجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ سمندر کی یہ لہریں ساحل سمندر پر بیٹھے ہوئے یا نسبتاً کم گہرے پانی میں نہاتے ہوئے لوگوں کو گہرے سمندر کی طرف بہا کر لے جائیں۔ مثلاً ایسی ہی سمندری لہریں فروری ۱۹۳۸ء میں آسٹریلیا کے ایک ساحل پر نہاتے ہوئے تقریباً ۳۰۰ افراد کو گہرے پانی میں کھینچ کر لے گئیں۔ خوش قسمتی سے اکثر افراد کی جانیں بچالی گئیں لیکن پھر بھی کافی لوگ ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔ اگرچہ اب مختلف ساحلوں پر ایسے افراد کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جن کا کام ڈوبتے ہوئے لوگوں کی جان بچانا ہے لیکن یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ کس وقت یہ خطرناک لہریں پیدا ہونگی۔

آسٹریلیا کے Professor Andrew Short نے لہروں کے اس رویہ (Behaviour) کا جائزہ لینے کے لئے مختلف ساحلوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے پانی کے اندر رنگ ڈالا اور پھر اس رنگ کی مدد سے لہروں کی رفتار اور طاقت کے بارے میں معلومات کمپیوٹر کو مہیا کیں اس طرح درجہ حرارت اور ہواؤں کی رفتار کی تفصیل بھی کمپیوٹر کو دی۔ ان تمام معلومات کے بعد وہ مختلف حالات کو Simulate کرنے کے (یعنی کمپیوٹر کی طرح ایسے ماڈل بنانے) میں کامیاب ہوگئے جن کی مدد سے یہ کہا جاسکتا تھا کہ کن مخصوص حالات میں یہ خطرناک لہریں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہ معلومات اب ساحل سمندر پر جان بچانے والے Wardens کو مہیا کر دی جاتی ہیں۔ جو خطرے کے جھنڈے لہرا دیتے ہیں۔ اس طرح ساحل سمندر پر آنے والے لوگوں کو پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ آج سمندر میں نہانا خطرناک ہو سکتا ہے۔

ٹائیگر ز کی حفاظت کا اچھوتا طریقہ

دنیا میں انسانی ہاتھوں سے جانوروں کی بعض نسلوں کے ختم ہونے کا اندیشہ رہتا ہے چنانچہ بعض بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں جانور مثلاً ٹائیگر یا وہیل مچھلیوں کا شکار ایک خاص حد سے زیادہ ممنوع ہے۔ اسی طرح ہاتھی، گینڈے کے سینگوں کی مانگ بعض ممالک میں بہت زیادہ ہے اور یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ ان عظیم الجثہ جانوروں کی بعض نسلیں بالکل ختم ہی نہ ہو جائیں چنانچہ ان کے شکار پر بھی پابندی لگادی گئی۔ لیکن بدقسمتی سے بعض غیر ذمہ دار افراد پھر بھی ان جانوروں کو ہلاک کر دیتے ہیں اور ان کی کھال، سینگوں اور ہڈیوں کو فروخت کر دیتے ہیں۔

چین کے افراد شیروں اور ٹائیگروں کی ہڈیوں کو بعض ادویات میں استعمال کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان ہڈیوں میں بعض بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ چنانچہ جو ادویات ان سے تیار کی گئیں ان کے ڈبوں کے اوپر بڑے بڑے اشتہار لکھے جاتے ہیں کہ ادویات ٹائیگروں کی ہڈیوں سے تیار کی گئی ہیں۔ جب ٹائیگر ز کے شکار پر بین الاقوامی پابندی لگا دی گئی تو اگرچہ اب ڈبوں پر اشتہار تو نہیں دئے جاتے لیکن ادویات پھر بھی بنائی جاتی رہیں۔ جس کے لئے بعض مفاد پرست لوگ شیروں کا شکار کرنے میں مصروف رہے۔ بدقسمتی سے پولیس اس قابل نہیں تھی کہ ان دوائیوں کا کیمیاوی تجزیہ کرنے کے بعد یہ ثابت کر سکے کہ ان میں شیر یا ٹائیگر کی ہڈیاں شامل ہیں۔

برطانیہ میں قائم شدہ سنٹرل سائنٹفک لیبارٹری کے دو سائنس دانوں نے فیصلہ کیا کہ وہ DNA کا طریقہ استعمال کر کے یہ معلوم کریں گے کہ کیا ان ادویات میں شیروں کی ہڈیاں موجود ہیں یا نہیں۔ انہوں نے لندن کے سائنس کے عجائب گھر سے قریباً ۵۰ سال پرانی ہڈیوں کے نمونے وصول کئے۔ ان پر لیبارٹری پر تجربات کر کے ان کے DNA کے نتائج حاصل کئے۔ ان نتائج کو چیک کرنے کے لئے انہوں نے بذریعہ الیکٹرانک میل (Electronic Mail) سوئٹزرلینڈ میں قائم شدہ ایک بڑے کمپیوٹر سے رابطہ کیا جس میں بہت سارے جانوروں کے DNA کے نتائج ایک Database کی صورت میں محفوظ کئے گئے ہیں۔ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ پچاس سال پرانی ہڈیوں سے وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ یہ ٹائیگروں کی ہی ہڈیاں تھیں۔

اس طریقہ کار کی تفاصیل اب بین الاقوامی پولیس کو مہیا کردی گئی ہیں۔ چنانچہ اب پولیس کسی بھی مشکوک دوا کو ٹیسٹ کر کے یہ بتا سکے گی کہ اس کی تیاری میں ٹائیگروں کی ہڈیاں شامل تھیں یا نہیں۔ اگر وہ ان ادویات میں ٹائیگروں کی ہڈیوں کا پتہ معلوم کر سکیں تو پھر ان افراد کا پتہ لگایا جائے گا جنہوں نے یہ ادویات تیار کی تھیں اور بالآخر ان لوگوں تک پہنچا جاسکے گا جو ٹائیگروں کو ہلاک کرتے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس ذریعہ سے ایسے مشتبہ لوگوں کو گرفتار کیا جاسکے گا۔ بالآخر یہ طریقہ کار ٹائیگر ز کی حفاظت کا ضامن بنے گا!۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔
(مینیجر)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

ارکان اسمبلی کی اکثریت ٹیکس ادا نہیں کرتی

[پاکستان]: اخبار جنگ لندن مورخہ ۱۹ جون ۱۹۹۵ء کی اشاعت کے مطابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں کامیاب ہونے والے ارکان پارلیمنٹ و صوبائی اسمبلی کی طرف سے گزشتہ مالی سال برائے ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران ادا کئے گئے انکم ٹیکس کے بارے میں ڈائریکٹری شائع کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ کمپیوٹر ڈیٹا پروسیسنگ سنٹر کراچی نے ملک بھر کے انکم ٹیکس کمشنروں سے اعداد و شمار حاصل کرنے کے بعد چھپائی کا کام شروع کر دیا ہے۔

روزنامہ جنگ نے بتایا کہ گزشتہ چار انتخابات کے دوران کامیاب ہونے والے چاروں صوبوں کے سابق اور موجودہ ارکان اسمبلی کی اکثریت ٹیکس ادا نہیں کرتی۔ ان میں بعض سابق اور موجودہ صوبائی وزراء بھی شامل ہیں جبکہ متعدد ارکان اسمبلی ایک عام تنخواہ دار ملازم سے بھی کم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

اخبار کے تجزیے کے مطابق گزشتہ چار انتخابات کے دوران صوبہ پنجاب سے کل ۹۵۹ ارکان منتخب ہوئے۔ ان میں سے صرف ۱۰۳ ارکان اسمبلی نے مالی سال برائے ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران ٹیکس ادا کیا جبکہ ۸۵۲ نے اپنے گوشواروں میں اتنی کم آمدنی ظاہر کی کہ ان پر ٹیکس لاگو ہی نہیں ہوتا تھا یا انہوں نے محکمے میں گوشوارے ہی جمع نہیں کرائے۔

سندھ اسمبلی کے لئے گزشتہ چار انتخابات کے دوران ۴۰۰ ارکان منتخب ہوئے اور ان میں سے سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران صرف ۳۳ سابق اور موجودہ ارکان نے ٹیکس ادا کیا۔ سرحد اسمبلی میں گزشتہ ۴ انتخابات کے دوران ۳۲۰ ارکان منتخب ہوئے ان میں سے ۵۳ نے اپنی آمدنی قابل ٹیکس ظاہر کی۔ بلوچستان اسمبلی کے لئے ۴ انتخابات کے دوران ۱۶۰ ارکان منتخب ہوئے ان میں سے صرف ۲ ارکان نے ٹیکس ادا کیا۔

چرچ اور سٹیٹ میں علیحدگی

[چیکوسلاواکیہ]: پراگ پوسٹ کی ایک خبر کے مطابق چیکوسلاواکیہ کی حکومت آج کل پھر چرچ اور سٹیٹ کے اختیارات کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کے مراحل میں ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں تین مرتبہ ایسی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں تاہم کلچر منسٹری اسمبلی میں چوتھا ڈرافٹ پیش کر رہی ہے تاکہ چرچ پر سرکاری کنٹرول ختم کیا جا سکے۔

یاد رہے کہ پہلے تین ڈرافٹ اس لئے مسترد کر دئے گئے تھے کیونکہ ان امور پر اتفاق نہ ہو سکا تھا کہ چرچ کو مالی معاملات میں خود کفیل کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ اس دفعہ منسٹری جو بل پیش کر رہی ہے اس میں چرچ کے لئے ٹیکس میں تخفیف اور چرچ کو عطیات دینے والے لوگوں کو ٹیکس میں رعایت دینے کی تجویز شامل ہے۔ لوگ چرچ سے بانڈ خریدیں گے اور پھر ان کو ٹیکسوں کی رعایت میں استعمال کیا جا سکے گا۔

☆ بقیہ مختصرات

★ قرآن مجید میں آتا ہے "الرجال قوامون علی النسآء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا من اموالھم" اس میں مرد کے نگران ہونے کی ایک وجہ اس کا مال کما کر خرچ کرنا بیان کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یورپین ممالک میں جو مرد بے کاری الاؤنس پر گزارہ کرتے ہیں۔ کیا ان کی وجہ فضیلت قائم رہتی ہے یا نہیں؟

★ آیت "انی جاعل فی الارض خلیفہ" کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت؟

★ حضور انور نے افریقہ میں سرمایہ کاری کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ جاپان میں جاپانیوں کو بھی اس سلسلہ میں CONVINCE کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اس بارہ میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟

★ اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے زائد شادیوں کی اجازت دی اس میں کیا حکمت ہے۔

★ یورپ میں اگر "السلام علیکم" کہا جائے تو وہ اس کا مفہوم نہیں سمجھتے۔ کیا ان کو اسلامی طریق کے مطابق سلام کرنا چاہیے یا انکے رواج کے مطابق GREETINGS کرنی چاہیے؟

★ آیت قرآنی "وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین" کے بارہ میں غیر احمدی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں اشارہ حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے بعد کی ہجرت کی طرف نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت کے حالات کی طرف ہے۔ ان کو کس طرح جواب دیا جائے؟

★ مجسمہ سازی، پینٹنگ (مصوری) اور میوزک وغیرہ علوم کی اسلامی نقطہ نظر سے کیا اہمیت ہے؟

★ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے اندر خلافت کے موضوع پر اختلاف پیدا ہوا جس کے نتیجہ میں جماعت مبایعین اور غیر مبایعین میں تقسیم ہو گئی۔ کیا اس تقسیم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات یا ارشادات میں کوئی ذکر ملتا ہے؟

★ حضرت سلیمانؑ کے "منطق الطیر" سمجھنے سے کیا مراد ہے؟

(ع۔م۔ر)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London 25th August - 6th September 1995

Friday 25th August

11.30	Tilawat
11. 45	Dars-e-Hadith
12.00	MTAVariety Correct Pronunciation of Durres-sameen by A.Bari sb. of karachi
12.30	Learning Languages with Huzur Lesson 13 part 1
1.00	M.T.A News
1.30	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Massih the IV (London Mosque.. Live)
2.40	Nazm
2.45	Mulaqat with urdu speaking friends. Rec on 25-8-95
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	*Tomorrows Prog.*

Saturday 26th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Bosnia Desk Bosnias with Huzur at Bait-ul-Waheed Bremerhaven .. Germany 30-5-95 2nd part
1.30	MTA news
2.00	Children's corner Mulaqat with huzur Rec. 26 Aug. 95
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety (from Germany)
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Maal Arab
4.50	*Tomorrows prog.*

Sunday 27th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-hadith
12.00	Eurofile A Letter From London
12.30	M.T.A Variety
1.00	M.T.A News
1.30	Children's corner Let's learn Salat with Imam Ata-ul-Mujeeb Rasheed sb.
2.00	Mulaqat Huzur with English speaking friends Rec. on 27-8-95
3.00	NAZM
3.05	"MTA variety" A letter from London by Ameer Sb UK
3.35	NAZM
3.45	QASEEDA
3.50	"LIQAA MA'AL ARAB
4.50	*Tomorrows Prog.*

Monday 28th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	"Eurofile"
12.30	Learning Languages with Huzoor *lesson 13 part2*
1.00	News
1.30	Around the Globe*A visit to Spain*
2.00	Natural Cure *Homeopathy lesson 107*
3.00	Nazam
3.05	"Dil bar mera yehi hai"*by Ch.Hadi Ali Sb*
3.30	"MTA Variety" German Prog.
4.00	Arabic Prog. *Host Mr. Hilmi Shafi*
4.50	*Tomorrow's Programmes*

Tuesday 29th August

11.30	Tilawat
11.45	Secrat-un-Nabi
12.00	"Medical Matters"
12.30	Learning Languages with Huzoor*lesson 14part1*
1.00	MTA NEWS
1.30	"MTA Lifestyle"-*Al Maidah, Cooking Lesson*
2.00	Natural Cure *homeopathy lesson 108*
3.00	Nazm
3.10	Canada speaks "Meet our Friends"
3.40	Qaseeda
3.50	"Liqaa Ma'al Arab
4.50	Tomorrows Prog.

Wednesday 30th August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile: Amir Sahib talks to Tom Cox, MP
12.30	Learning Languages with Hazoor *lesson 14 part 2*
1.00	MTA news
2.00	Quran Class *Tarjmatul Quran lesson 77*
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety *from Pakistan Part 1*
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Tomorrows prog.

Thursday 31st August

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Medical Matters
12.30	Learning Languages with Hazoor *lesson 15 part 1*
1.00	MTA news
1.30	Around the Globe
2.00	Quran Class *Tarjumatal Quran lesson 78*
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety From Pakistan Part 2
3.30	Childrens Corner *Tarteel-ul-Quran lesson 6*
4.50	Liqaa Ma'al Arab
5.00	END

Friday 1st September

11.30	Tilawat
11.45	Dars -e-Hadith
12.00	MTA Variety - Correct Pronounciation of Durres-Sameen by: A. Bari Sahiba of Karachi, Pakistan
12.30	Learning Languages with Huzur Lesson 15, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon by: Hazrat Ameer-ul-Momineen Khalifa-tul-Massih IV.
2.40	Nazm
2.45	Mulaqat Programme, Huzur meeting urdu speaking friends
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Tomorrow's Prog.

Saturday 2nd September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Bosnia Desk: Bosnians with Huzur at Ba'at-ul-Rasheed, Hamburg Germany.
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Childrens Corner: Mulaqat with Huzur
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety Prog. from Germany: Islamisch Pres schan 19.
3.45	Qasdeeh.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB.
4.50	Tomorrows prog.

Sunday 3rd Septeber

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile: A letter From London, Ameer Jamat UK
12.30	MTA Variety
1.00	MTA News
1.30	Childrens Corner, "Lets Learn Salat", Ata-ul-Majeeb Rashid Sahib.
2.00	Mulaqat, Hazrat Ameer-ul-Momineen Khalifatul Massih IV.
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety, Prog. From Germany
3.35	Nazm
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Ma'al Arab
4.50	Toorrow's Programme

Monday 4th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learnig Languages with Huzur, Lesson 16 Part 1.
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe, A Visit To Spain
2.00	Natural Cures, Homeopathy lesson.
3.00	Nazm
3.05	Dil bar mera yehi hai, By, Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	MTA Variety, Programme From Germany
4.00	Arabic Prog. Host Hilmi Shafee Sb.
4.50	Tomorrow's Programme

Tuesday 4th September

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul-Nabi (S.A.W)
12.00	Medical matters: Child's Health are
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 16 Part 2
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle, Al Maidah
2.00	Natural Cure, Homeopathy lesson
3.00	Nazm
3.10	Canada Speaks, Tech Talks
3.40	Qaseedah
3.50	Liqaa ma'al Arab
4.50	Tomorrows Programmes

Wednesday 5th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile, Bari Malik talks to Max Maddon
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 17 part 1
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran Class
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety, A Quiz Prog. from Karachi Part 2
3.20	Nazm
3.30	MTA Variety, Seerat Sahaba Hazrat Massih-E-Maud (A.W.S), Regarding Master Abdul Rehman Sb.
3.50	Liqaa Maal Arab
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 6th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Mulfoozat
12.00	Medical Matters with Dr. Majeeb-ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, lesson 17 part 2
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe, Pan African Dinner, In The Company Of Huzur.
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety, Quiz Programme, Hijri Shamsi Wafa
3.30	Children Corner Tarteel-Ul- Quran Lesson 7
3.45	Qaseedah
3.50	Liqaa Maal Arab
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timgs may change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languges with Hazoor". Programmes or their timings may change without prior notice.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095

Vol. 2 Friday, August 25, 1995 No. 34

بقیہ (جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی

سے ہی انکو مالی قربانی کا مزا چکھاؤ کیونکہ مالی قربانی ہی ہے دراصل جو عزت نفس کو قائم رکھتی ہے اور صحیح خطوط پر انسان کی تربیت کو آگے بڑھاتی ہے۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال دعوت الی اللہ کی کوششوں کو حیرت انگیز طور پر پہلے سے بڑھ کر پھل لگے ہیں۔ صرف امسال دعوت الی اللہ کی تحریک کے ذریعہ افریقہ کے ۹ ممالک میں ۹۸۰ نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ ۱۳۹۳ دیہات میں پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا اور جماعت قائم ہوچکی ہے۔ ۸۲۷ مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ۶۶۷ چیفس احمدیت میں شامل ہوئے۔ ۹۶۳ امام احمدی ہوئے اور ۴۲ "الکالی" یعنی گاؤں کے سردار احمدی ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال کی چار لاکھ بیعتوں کے مقابل پر اس سال اس سے دگنے سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔

فرنچ سپیکنگ ممالک سے متعلق حضور انور کی ایک رؤیا

حضور نے فرمایا کہ دو سال قبل جلسہ میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسی حیرت انگیز رؤیا دکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سابق میں ہمیں انگریزی بولنے والے ممالک میں غیر معمولی نفوذ عطا ہوا تھا اب فرانسیسی بولنے والے ممالک کی باری آنے والی ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی نفوذ عطا فرمائے گا۔ حضور نے وہ رؤیا دوبارہ پڑھ کر سنائی اور پھر موازنے کے طور پر فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتوں کے اعداد و شمار پیش فرمائے۔ حضور نے بتایا کہ ۱۹۹۰ء میں تمام فرنچ سپیکنگ ممالک میں احمدی ہونے والوں کی تعداد ۶۰۸۰ تھی جو ۱۹۹۱ء میں کم ہوکر ۵۰۵۴ اور ۹۲ء میں ۵۵۳۱ رہ گئی۔ اس کے بعد ۱۹۹۳ء میں پہلی دفعہ یہ تعداد ۳۶۶۱۱ ہوگئی اور رؤیا کے بعد ۱۹۹۴ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۴۲۲۲۷ ہوگئی اور امسال میں اللہ کی رحمتوں کے گیت گاتے ہوئے، اس کی حمد و ثنا سے لبریز اس کے حضور گریاں و ترساں، اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ امسال خدا کے فضل سے فرنچ سپیکنگ علاقوں سے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۳ لاکھ ۸۸ ھزار ۹۳۳ ہے۔ حضور نے فرمایا کس نے یہ انقلاب برپا کیا کہ تمام دنیا سے عالمی بیعتوں میں سے قریبا نصف تک فرنچ سپیکنگ کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ رؤیا سے پہلے ۵۵۳۱ اور دو تین سالوں کے اندر بڑھ کر ۳۸۸۹۳۳ بن چکی ہے اور یہ بڑھ رہی ہے۔ پس آسمان کا خدا ہے جو ہمارا حامی و ناصر ہے۔ میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ وہ کشتی جسے میرے ہاتھ چلا رہے تھے، اللہ کی رحمت تھی جو اس کشتی کو چلا رہی تھی، آسمانی طاقت تھی جو اسے آگے دھکیل رہی تھی۔ حضور نے دعا کی کہ مشرق بعید کے ممالک میں بھی تیزی سے احمدیت کے حق میں ایسے انقلاب ظاہر ہوں۔

حضور نے بتایا کہ آئیوری کوسٹ کو اس پہلو سے نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ حضور نے بتایا کہ یہ سال غانا کی تاریخ میں بھی ایک تاریخی سال ہے کہ امسال ان کو ایک لاکھ سے اوپر تعداد میں نئے افراد احمدیت میں داخل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس موقع پر غانا کے نمائندگان نے کھڑے ہوکر نہایت خوبصورت مترنم انداز میں کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" کا ورد شروع کیا جس کے ساتھ ہی تمام حاضرین بھی یہ پاکیزہ نغمات توحید گانے لگے۔ یہ بہت ہی روح پرور کیف انگیز منظر تھا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخالفت کے نتیجہ میں بھی اپنی بےشمار برکتیں نازل کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا آج مخالفین احمدیت جو زور مارنا ہے ماریں۔ جو سر پھوڑنے ہیں دیواروں سے سر پھوڑیں وہ اپنے سر ٹکرا ٹکرا کر نیم جان اور بےہوش ہوکر گر پڑیں۔ ان کو مرگی کے دورے پڑنے لگیں ان کی آنکھوں کے حلقے روتے روتے گر جائیں مگر خدا کی قسم اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے۔ ہم آگے بڑھنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ان کی ہر روک ہمارے راستے کے پتھر ہٹا دے گی اور انکی مخالفتیں خود ان کے سر کچلیں گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جو ظاہر ہورہی ہے اور آگے بڑھ رہی ہے۔ کوئی ہے ماں کا جایا جو اس تقدیر کو بدل کر دکھادے۔

حضور نے ہندوستان کے معاند مولوی اسماعیل سوگھڑوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے لندن میں یہ اعلان کیا تھا کہ "جماعت احمدیہ مصنوعی مظلومیت کا پرچار کرکے موت کی آخری ہچکی لے رہی ہے۔ سلطنت برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج بھی غروب ہوچکا ہے۔ کسی ملک میں اس کا وجود نہیں ہے۔" اور پھر اس نے بنگلور میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا "اب میں ۹۴ سال کی عمر کا پہنچ چکا ہوں۔ میرے سر اور ہاتھوں میں رعشہ طاری ہوچکا ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی قادیانیت کی مخالفت میں گزاری لیکن مسلمانوں نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ اڑیسہ میں اب گھر گھر قادیانیوں کا ترجمہ قرآن پڑھا جاتا ہے اور انہوں نے صوبہ بھر میں اپنا اردو لٹریچر پھیلایا ہے۔ اگر مسلمان میرا ساتھ دیتے تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی، لیکن اب وہ بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔" حضور نے فرمایا کس طرح خدا دشمنوں سے اعتراف شکست کرواتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس بڈھے کی آخری ہچکی ہے اور اپنے منہ سے یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ غیرممالک میں تو میں احمدیت کا خاتمہ کیا کرتا اپنے صوبے میں اپنے علاقے میں ہی ناکام و نامراد ہوچکا ہوں اور ذلت و رسوائی کے سوا میرے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا کہ مختلف قوموں سے میں ایسے رجال لے کر آؤں گا جن پر میں آسمان سے الہام کروں گا کہ اٹھو اور میرے بندے مرزا غلام احمد کی مدد کرو اور آج دنیا میں ہم کثرت کے ساتھ اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کا اشارۃً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جنکی انگلی خدا پکڑتا ہے اور الہام کرکے ان کو احمدیت کی طرف لاتا ہے ان کی کیفیت اور ہوتی ہے۔ حضور نے داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کے بھی حیرت انگیز واقعات کا ذکر فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں حیرت انگیز طور پر سلطان نصیر عطا فرمائے۔

وقت کی کمی کے باعث حضور نے تقریر کے بعض حصوں کے صرف عنوانات پڑھ کر سنائے۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی تصنیف پر اگلے سال، سو سال پورے ہونے پر خصوصی تقریبات منانے کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے اس کتاب کی عظمت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔ یہ کتاب اگلے سال ایک مہم کے ذریعہ تمام دنیا میں مختلف زبانوں میں پیش کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ اسی طرح ایم۔ٹی۔اے کے لئے مختلف پروگرامز کی تیاری کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا اس سے تمام عالم کی جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ ان سے واقفیت کے ساتھ ایسی یگانگت اور یکجہتی پیدا کرلیں گی کہ ایک ایسی امت واحدہ کا وجود دنیا کے نقشے پر ابھرے گا جو تمام عالم کی جماعتوں کو حضرت محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے اکٹھا کردے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہو اور جلد تر ہو۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، ہمت کے ساتھ، بلند ارادوں کے ساتھ، شیروں کی طرح دندناتے ہوئے ترقی اسلام کی شاہراہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اس کی رحمت کا سایہ اسکی رہنمائی کا فیض ہمیشہ ہم پر برستا رہے اور ہمارے شامل حال ہو جائے۔ اللہ ایسا ہی کرے اور جلد تر کرے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور جلسہ کے دوسرے روز کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆ بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

ہیں مگر ان کے لئے جہاں روک پیدا ہوجائے وہ خرچ سے رک جایا کرتے ہیں جبکہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں وہ باوجود تنگی کے اور مال کی محبت کے تمام روکوں کو عبور کرکے بھی خرچ کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ الرعد کی بعض آیات کے حوالہ سے بتایا کہ یہاں خرچ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں نماز قائم کرنے کا ذکر کرنے سے پہلے تلاوت آیات کی بجائے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ان کے صبر کرنے کا مضمون بیان ہوا ہے اور اس جگہ ان لوگوں کو عقبی الدار عطا ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ ان کو دنیا میں بھی کچھ بدلہ ملے آیت کے آغاز میں صبر کا مضمون بھی اس طرف اشارہ کرتا ہے۔

حضور نے بعض احادیث نبویہ بھی پڑھ کر سنائیں اور انکے مضامین کو احباب کے سامنے تفصیل سے بیان فرمایا جن میں بخل کی مذمت اور انفاق فی سبیل اللہ کی تعریف فرمائی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم جس دور میں داخل ہوگئے ہیں وہاں ہمیں جلد جلد ان احادیث اور قرآنی مضامین کے پورا ہونے کا انتظار رہے گا۔ جس تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے اس تیزی سے مالی تقاضے بھی بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے جماعت ان آیات کی روشنی میں مالی قربانیوں میں بھی بڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرے کہ "الدار" تو تونے دینا ہی ہے مگر اس دنیا میں بھی جو تونے بڑھا چڑھا کر دینے کے وعدے کئے ہیں وہ بھی پورے فرما۔ ہم نے کسی اور سے نہیں مانگنا صرف تیرے آگے جھکنا ہے۔

خطبہ کے دوران حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ آج مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا آٹھواں سالانہ اجتماع شروع ہورہا ہے۔ حضور نے اس اجتماع کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ اگست ۱۹۹۵ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ بیگم منیرہ عادل صاحبہ اہلیہ عادل خان صاحب آف کرائیڈن اور مکرم قدیر اختر گوندل صاحب (ہڈرزفیلڈ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

(۱) مکرم ارشد محمود تبسم صاحب (گوجرانوالہ) (۲) مکرمہ شمیم ملک صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب (کینیڈا) (۳) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب (ربوہ) (۴) مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد علی خان صاحب کاٹھگڑی۔ (۵) مکرمہ مسز زینب اسعد صاحبہ (امریکہ)

- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد